THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Thursday, July 12, 2012
(83rd Session)
Volume VII No.04
(Nos.)

CONTENTS

		Pages
1.	Recitation from the Holy Quran …………………….	1
2.	Questions and Answers……………………………..	
3.	Leave of Absence……………………………..	
4.	Points of Order:	

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume VII
No.02

SP.VII(04)/2012
15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 12, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past five in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿٤٧﴾
قُلْ إِنَّ رَبِّي يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ
﴿٤٩﴾ قُلْ إِن ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلٰى نَفْسِي ۖ وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ
قَرِيبٌ ﴿٥٠﴾ وَلَوْ تَرٰى إِذْ فَزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِن مَّكَانٍ قَرِيبٍ ﴿٥١﴾

ترجمہ: کہہ دو کہ میں نے تم سے کچھ صلہ مانگا ہو تو وہ تمہارا۔ میرا صلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے۔ اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے۔ کہہ دو کہ میرا پروردگار اوپر سے حق اتارتا ہے (اور وہ) غیب کی باتوں کو جاننے والا ہے۔ کہہ دو کہ حق آچکا ہے اور (معبود) باطل نہ تو پہلی بار پیدا کرسکتا ہے اور نہ دوبارہ پیدا کرے گا۔ کہہ دو کہ اگر میں گمراہ ہوں تو میری گمراہی کا ضرر مجھی کو ہے اور اگر ہدایت پر ہوں تو یہ اس کے طفیل ہے جو میرا پروردگار میری طرف وحی بھیجتا ہے۔ بیشک وہ سننے والا (اور) نزدیک ہے۔ اور کاش تم دیکھو جب یہ گھبرا جائیں گے تو (عذاب سے) بچ نہیں سکیں گے اور نزدیک ہی سے پکڑ لیے جائیں گے۔

(سورۃ سبا: آیات 47 تا 51)

Mr. Chairman: *Bismillah-ir-Rehman-ir-Raheem.* Now, we may take up questions. Mr. Ahmed Hassan.

Q. 38

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Mr. Ahmed Hassain.

سینیٹر احمد حسن: اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے----

جناب چیئرمین: ایک منٹ احمد حسن صاحب۔ Leader of the House صاحب اس سوال کو کون respond کرے گا؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر(قائد ایوان): یہ سوال کس کا ہے؟ کیا یہ سوال احمد مختار صاحب کا ہے؟

جناب چیئرمین: یہ آپ کے سامنے پڑا ہوا ہے۔ اس کو ذرا دیکھ لیں۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میرے خیال میں گوندل صاحب ابھی آجائیں گے۔

Mr. Chairman: We have started at 5:40 P.M.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میرے خیال میں وہ کسی وقت بھی وہ آسکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: احمد حسن صاحب چلیں ان کا انتظار کرلیتے ہیں۔ بدر صاحب! آپ ذرا وزیر صاحب کو بلوا لیں۔

Next question, Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

Q.39.

Mr. Chairman: He is not present. Next question, again Ilyas Ahmed Bilour *sahib.*

Q.40

Mr. Chairman: He is not present. Next question Col Mashhadi *sahib.*

Q.41

Mr. Chairman: Any supplementary question?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: No supplementary sir.

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Mr. Ahmed Hassan *sahib.*

Q.42

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Ahmed Hassan sahib.

سینیٹر احمد حسن: جناب والا! اس کے بھی متعلقہ وزیر صاحب تشریف نہیں لائے ہیں۔

Mr. Chairman: This relates to CADD but it is for the Cabinet Division.

قائد ایوان صاحب Cabinet Division کے جوابات کون دے گا؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: اگر Cabinet Division کا ہے تو میں جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین: جی احمد حسن صاحب! آپ سوال پوچھیں۔

سینیٹر احمد حسن: کیا مجھے یہ بتایا جا سکتا ہے کہ quarters میں یا سرکاری رہائش گاہوں میں maintenance کا جو عمل ہوتا رہا ہے اس کا کیا طریقہ کار کیا ہے؟ جو list انہوں نے فراہم کی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ کام waiting list پر ہیں تو کیا اس کی فہرست مجھے دی جا سکتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان صاحب۔

Senator Muhammad Jahangir Bader: Mr. Chairman, first come first serve basis اور اس کا ایک طریقہ کار ہے۔ اس میں دو categories ہیں۔ ایک category وہ ہے جس میں تقریباً ایک لاکھ خرچ کیے گئے ہیں maintenance پر اور دوسری category میں over one lac ہے۔ ان کو جو چیز بھی چاہیے ہو گی وہ فراہم کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی احمد حسن صاحب۔

سینیٹر احمد حسن: جناب چیئرمین! ظاہر ہے کہ اس سلسلے میں کچھ لوگوں کی شکایت ہوں گی، کچھ grievances ہوں گی اس حوالے سے آپ کی وساطت سے وزیر صاحب کے نوٹس میں لایا ہوں تا کہ کچھ بہتری ہو۔ کیا وہ applications جو ان کے پاس pending ہیں وزیر صاحب مہربانی فرما کے کیا یہ وعدہ کر سکتے ہیں کہ اس مالی سال میں ان پر priority کی بنیاد پر کام کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی قائد ایوان صاحب۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب والا! یہ تقریباً 14 inquriy offices کھولے گئے ہیں ایسی complaints کو receive کرنے کے لیے اور جوں ہی کوئی complaint receive ہوتی ہے تو on the come first serve basis پر اس کا تدارک کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی احمد حسن صاحب۔ کیا تینوں ضمنی سوال آپ لینا چاہتے ہیں۔

سینیٹر احمد حسن: جناب والا! میں قائد ایوان سے مزید ضمنی سوال نہیں کر سکتا بلکہ صرف یہ عرض کروں گا کہ complaint offices سے مطمئن نہیں ہیں۔ اس لیے آپ کی وساطت سے تمام وزراء صاحب کے نوٹس میں یہ باتیں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: احمد حسن صاحب! جواب کے portion (b) میں لکھا ہے کہ 46 cases are pending. سوال آپ کا یہ بننا چاہیے کہ یہ 46 cases جو pending ہیں یہ کب تک ہو جائیں گے۔ سوال تو یہ بنتا ہے۔ تو اس کا کوئی جواب وہ دے دیں تو بات ہے۔

سینیٹر احمد حسن: میرا سوال کیا تھا۔ پہلے ضمنی سوال میں میں نے یہی عرض کیا تھا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ they are 46 in number, money has been allocated and yet to be released.

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Mr. Ilyas Ahmed Bilour.

Q.43

Mr. Chairman: Again, he is not present. Next question, Nawabzada Saifullah Magsi *sahib.*

Q.44

Mr. Chairman: Any supplementary question? No supplementary. Next question, Mr. Muhammad Zahid Khan.

Q.45

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Zahid Khan *sahib.*

(Followed by T02)

T02–12July2012 Rauf/Sial Ed 5–50/UR10

Mr. Chairman: Next question. Mr. Muhammad Zahid Khan.
Q.No.5

Mr. Chairman: Any supplementary.

سینیٹر محمد زاہد خان: آنریبل منسٹر صاحب سے میں نے پوچھا تھا کہ ملیریا، HIV, TB وغیرہ یہ subjects devolved ہو چکے ہیں اور آپ کو یاد ہوگا کہ اس کے لیے ایک کمیٹی بھی بنی تھی اور vertical Programmes کے لیے گاڑیاں خریدی گئی ہیں تو انہوں نے کہا کہ نہیں، لیکن منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ یہ devolved ہو چکے ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ نے ان کو دوبارہ کیسے شروع کیا ہے اور آپ کی منسٹری نے کس Notification کے under یا آئین کے کس آرٹیکل کے تحت یا law کے اندر اس کو دوبارہ شروع کیا اور آپ کی منسٹری کو یہ subjects دیے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Inter–Provincial Co–ordination.

میر ہزار خان بجارانی (وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ): جناب سوال کا جواب تو ہم دے چکے ہیں۔ that was regarding the purchase of cars کہ 2011 میں ان کے پروگرامز کے تحت کوئی کاریں خرید کی گئیں ہیں یا نہیں؟ تو ہم نے categorically یہ بتا دیا ہے کہ کوئی گاڑیاں اس میں نہیں خرید کی گئیں۔ انہوں نے سپلیمنٹری جو کیا ہے کہ یہ devolve ہو چکا ہے Yes, یہ devolution کے بعد provinces کو سارے functions transfer ہو چکے ہیں لیکن چونکہ پرائم منسٹر صاحب کی approval کے ساتھ ایک PC–1 تھا جو 30th june2011 تک کے لیے approved تھا اور اس کے تحت یہ پروگرامز کے کچھ functions with the consultation of international donors ہم چلا رہے تھے اور اس کی devolution کے لیے کچھ mechanism درکار تھا تو اس لیے یہ پروگرام جو ہے وہ ابھی تک چلتا آرہا ہے لیکن we have all intentions to devolve this program and all the functions will

automatically go to the provinces but there are certain difficulties which are being experienced and we are discussing those with the international donors

کیونکہ ان کا پیسا ہے وہ programmes کو fund کرتے ہیں اور ان کی کچھ requirements ہوتی ہیں تو

keeping that in view we are examining the entire issue and I categorically assure that ultimately the programme will definitely be transferred to the provinces under the devolution.

جناب چیئرمین: جی سینیٹر محمد زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: شکریہ جناب چیئرمین صاحب! آنریبل منسٹر صاحب نے بڑی سادگی سے سوال کا حل بھی نکال دیا ہے اور جواب بھی دیا۔آپ کو یاد ہوگا کہ اس وقت گوندل صاحب تھے اور جواب پر اس ہاؤس میں تلخی ہو گئی تھی اور پھر آپ کی مہربانی سے ایک کمیٹی بنی لیکن donors کا کوئی حق نہیں بنتا ہے کہ وہ ہمارے Constitution کی violation کریں اور وہ آپ کو کہہ دیں کہ ہم تب آپ کو پیسا دیں گے جب آپ فیڈرل میں رکھیں جب آئین نے اس کو ختم کر دیا تو پھر اس کے بعد کسی بھی donor یا کسی کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ ہمیں dictate کریں کہ ہم اپنے ملک، اپنے آئین اور اپنے قانون کو کیسے چلائیں لیکن میں سپلیمنٹری میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے لیے کمیٹی بنی ہوئی ہے تو آنریبل لیڈر آف دی ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مہربانی کرکے devolution کمیٹی کو جلدی بلالیں تاکہ ایک دفعہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔شکریہ

Mr. Chairman: Yes, Minister for Inter-provincial Coordination.

Mr. Hazar Khan Bujrani: Sir, the Prime Minister has been pleased to appoint a Committee headed by Syed Khurshid Ahmed Shah which is dealing with the post-devolution matters.

اور اس میں کئی departments کے مسئلے مسائل ہیں کچھ problems ہیں اور کچھ functions کس departments کو کس طرح سے جانے ہیں ان سارے پہلوؤں کو وہ examine کر رہی ہے اور وہ کمیٹی دیکھ رہی ہے۔

These issues are already under consideration. *Inshallah* with the spirit of devolution we will resolve the issues.

Mr. Chairman: Thank you. Yes Zahid Khan sahib.

سینیٹر محمد زاہد خان: آنریبل منسٹر صاحب سے پھر request کرتا ہوں کہ یہ وہ کمیٹی نہیں ہے اور نہ ہی پرائم منسٹر صاحب اس کے لیے کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ یہ illegal ہے اور آئین میں کوئی بھی provision نہیں ہے کہ executive order کے ذریعے پرائم منسٹر کوئی کمیٹی بنا دے یا اس کو دوبارہ دیکھا جائے۔ کیونکہ devolution committee اس وقت ختم ہو چکی تھی اور میں اس پر زیادہ بات نہیں کرنا چاہتا اور اس کمیٹی کے لیے میں نے درخواست کی کہ اس کمیٹی کو بلایا جائے ۔خورشید شاہ صاحب کی کمیٹی کا ہم احترام کرتے ہیں لیکن وہ اس کام کے لیے نہیں ہے۔ وہ تو اس کام کے لیے ہے کہ وہ لوگوں کو regularize کر رہے ہیں اس کو دیکھ رہے ہیں وہ بے شک اس کو دیکھیں لیکن vertical programmes ختم ہو چکے ہیں اور یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس نہیں رہ سکتے اور نہ ہو سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question. Haji Ghulam Ali.

Q. No.46

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر حاجی غلام علی: اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں 315 افراد بھرتی کیے گئے ہیں اس میں پنجاب کے 229 اور وفاقی دارالخلافہ کے 6، اور سندھ کے 55، تو اس کے بھرتی کرنے کا طریقہ کار کیا تھا اور طریقہ کار اگر کاغذی کارروائی ہے تو کاغذی کارروائی تو انہوں نے بالکل مکمل کی ہو گی لیکن actual جن لوگوں کو بھرتی کیا ہے اس کے بارے میں وزیر صاحب بتائیں تو ہمیں ذرا تسلی ہو جائے گی ۔

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب خواجہ شیراز محمود: آنریبل چیئرمین صاحب اگر وہ سوال پوچھ لیں تو میں جواب دوں گا۔ حاجی صاحب نے فرمایا ہے کہ جو بھرتی کیے گئے ہیں تو بھرتی تو ہو گئے ہیں۔ اس کی list بھی فراہم کی گئی ہے۔

سینیٹر حاجی غلام علی: اگر آپ نے کاغذی کارروائی پوری کی ہو گی تو آپس میں بندر بانٹ کی ہے پھر تو ٹھیک ہے ہم بھی بیٹھ جائیں گے کہ 315 افراد اس میں بھرتی ہوئے۔ دس ہزار وہاں پر ہوئے، پانچ ہزار وہاں پر ہوئے، جو بھی انٹرویو کے لیے جائیں تو لوگ کہتے

ہیں کہ ان میں سے کسی کو بھی appointment letter نہیں ملا ہے۔ انہی لوگوں کو آپ رکھتے ہیں جن کی list آپ بنا کر بھیجتے ہیں تو پھر ان لوگوں کو تکلیف دینے کی ضرورت کیا ہے۔

جناب چیئرمین: ان کا question یہ ہے۔

Whether the procedure was followed or not that is his question?

جناب خواجہ شیراز محمود: جناب چیئرمین صاحب! Procedure follow کیا گیا ہے اور definitely جس post کے against relevant criteria پر جو امیدوار پورے اترتے تھے اس کو انہوں نے call کیا اور انہوں نے test دیا اور test کو qualify کیا تو interview call آئی اور اس کے بعد اگر وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی candidate غلط آگیا ہے۔ اس کا نام لے لیں ہم اس کی ساری تفصیلات آپ کے اور ہاؤس کے سامنے پیش کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جناب زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین صاحب! آنریبل منسٹر صاحب اگر اپنے جواب کو دیکھیں یہ نیشنل بینک ہے اس پر quota system apply ہوتا ہے۔ کل 315 میں سے 229 صرف پنجاب سے ہیں تو کیا quota کی distribution جو ہے اس کو apply کیا گیا ہے۔ اس کے بعد وفاقی دارالخلافہ کو six دیا ہے وہ بھی پنجاب کا حصہ ہے تو یہ 229 کی بجائے 235 ہو گئے۔ اس کے بعد آگے سندھ پر آئیں تو وہ 55 ہیں اور خیبرپختونخوا کا quota 11.6 ہے۔ اس کو صرف 17 لوگ ملے۔ اس کے آگے بلوچستان پر آجائیں جو 6. quota ہے اس کو صرف پانچ بندے ملے ہیں اور اس کے نیچے آئیں تو آزاد جموں و کشمیر فاٹا تو بیچاروں کا نام ہی نہیں ہے فاٹا کو پاکستان کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔ کیا آنریبل منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ ناانصافی کیوں ہو رہی ہے اور quota کی تقسیم کے بارے میں جو کمیٹی بنی تھی آپ اس کے Head تھے اور ہم چیخ چیخ کر ان کو کہہ رہے ہیں کہ آپ مہربانی کر کے کوٹا کی جو distribution ہے اس میں کسی صوبے کا استحصال نہ کریں اور اس پر ابھی تک کیوں عمل نہیں کیا جا رہا ہے اور صوبوں کا استحصال کیا جا رہا ہے۔

جناب خواجہ شیراز محمود: آنریبل چیئرمین صاحب! میں جب بھی تیاری کرتا ہوں تو مجھے سب سے پہلے یہی چیز ذہن میں ہوتی ہے کہ میں ان تمام چیزوں کے لیے well prepared ہو کر جاؤں۔ یہ جو figures موجود ہیں یہ کسی quota کی distribution نہیں ہے۔ جہاں پر vacancies موجود تھیں اور بورڈ نے approve کیں وہ سب کی سب South Punjab سرائیکی بیلٹ سے ہیں

جہاں پر زیادہ posts vacant تھیں-ان vacancies کے against جب advertisement آئی بلکہ آپ کو حیرت ہو گی کہ بلوچستان سے بھی candidates میرے DG Khan میں آئے ہوئے ہیں بینک نے لوکل کی بجائے دوسرے صوبوں سے بھی بندے لگا کر یہاں پر recruit کیے ہیں اور وہ وہاں پر اس وقت job کر رہے ہیں- یہ بات قطعی طور پر عصبیت کی بات نہیں ہے نہ تقسیم کی اور نہ کوٹا کی violation ہے -جن جگھوں پر سیٹیں vacant تھیں آنربیل چیئرمین ! بورڈ کی approval سے ان کی advertisement ہوئی اور وہاں پر بندے رکھ لیے گئے -اب اگر بلوچستان ، سندھ یا خیبر پختونخوا کے اندر vacancies fill up ہوئی تھیں اور وہاں پر بورڈ نے approve نہیں کی تھیں-

آگے--یو--۳--

Azhar/Sial/Javaid-Ed. ur1 t03-12jul2012 6.00

جناب چیئرمین: عبدالنبی بنگش صاحب-

سینیٹر عبدالنبی بنگش: جناب چیئرمین! میں honourable Minister صاحب سے again یہ کہوں گا کہ یہ تو بالکل الفاظ کا ہیر پھیر ہے جتنے بھی members of Parliament یہاں بیٹھے ہیں وہ سب جانتے ہیں کہ چونکہ پرائم منسٹر کا تعلق جنوبی پنجاب سے تھا اس لیے اس کے لیے کوئی مخصوص کوٹا تھا؟ کیونکہ پورے صوبے کے لیے اگر آپ سترہ نمبر یا پانچ یا تین رکھتے ہیں اور دوسری جگہ ۲۲۹ ہیں تو میرا نہیں خیال کہ اس بات پر کوئی بھی even Minister sahib himself is not confident and not convinced لیکن چونکہ جواب تو کچھ دینا ہی ہوتا ہے، یہ کسی طرح justify نہیں کر سکتا کہ وہاں کے Board of Directors نے یہ approve کیا تو تب ہی ان کو اتنا کوٹا ملا- ہم ان کے جواب سے بالکل مطمئن نہیں ہیں- اگر یہ ہے تو اس کو آپ please justify کریں اور دوبارہ ایوان میں لائیں کہ جی جو حق تلفی ہوئی ہے، اس کی ہم تلافی کریں گے-

Mr. Chairman: Minister for Finance.

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب! یہاں جو منسٹر بھی جس حلقے سے تعلق رکھتا ہو اور وہ باقی صوبوں میں ٹرانسفر کر دے اور اپنے لیے سیٹیں vacant کر کے پھر کھے کہ دو سو پچاس- کس طرح ایک دم ۲۲۹ سیٹیں پنجاب میں خالی ہو گئیں-

جناب چیئرمین: شکریہ- تشریف رکھیں- جواب لے لیتے ہیں- جی Minister for Finance.

جناب خواجہ شیراز محمود: آنریبل چیئرمین! پہلی بات تو میں یہ بتا دوں کہ سب سے زیادہ ZTBL کا نیٹ ورک جنوبی پنجاب میں ہے۔ بینک کی سب سے زیادہ برانچیں وہاں پر ہیں۔ سب سے بڑا نیٹ ورک اور employees کی سب سے زیادہ تعداد بھی وہیں سے ہے جہاں سے ان کو بزنس ملتا ہے یا جہاں پر ان کی برانچوں کی، نیٹ ورک کی تعداد زیادہ ہے تو یہ definitely وہاں پر ہے۔ اگر معزز اراکین اس پر بریفنگ لینا چاہتے ہیں تو میں بینک کے اہلکاروں کو آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔ آپ بھلے میٹنگ رکھ لیں، وہ آپ کو satisfy کر دیں گے۔ اس میں کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔ نہ میں facts چھپا رہا ہوں، نہ میں unconvinced ہوں۔ میں مکمل طور پر convinced ہوں، جو بھی یہاں پر چیز لائی جائے۔

جناب چیئرمین: حافظ حمد اللہ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: جناب چیئرمین! جناب زاہد خان صاحب کسی اور کو موقع نہیں دیتے۔ زاہد خان صاحب کی باری گزر گئی۔ بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب سے جو سوالات کیے گئے، ان کے جو جوابات دیے گئے، ان سے ہم بالکل غیر مطمئن ہیں۔ ہم ان سے مطمئن نہیں ہیں، خاص طور پر بلوچستان کے حوالے سے۔ انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ بلوچستان میں پانچ ہیں۔ بلوچستان پہلے سے احساس محرومی کا شکار ہے، اب تو وہ غلامی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اگر یہی رویہ رہا، انہوں نے جو تعداد بتائی ہے اور جواب یہ ہو کہ جو فنانس منسٹر بتا رہے ہیں، میرے خیال میں وہ ابھی نئے نئے منسٹر بنے ہیں، ان کو تفصیلات بھی معلوم نہیں ہوں گی۔ حفیظ شیخ صاحب کو ادھر ہونا چاہیے تھا لیکن وہ نہیں آئے۔ لہٰذا میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ وہ میٹنگ بلا کر ہمیں brief کریں کہ بلوچستان کو وہ کیا دے رہے ہیں اور کیا دینا چاہتے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Finance.

جناب خواجہ شیراز محمود: آنریبل چیئرمین صاحب! میں ابھی اتنا نیا نہیں ہوں۔ مجھے بھی کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ میں دعویٰ تو نہیں کرتا لیکن آنریبل سینیٹر صاحب سے زیادہ عرصہ میں نے ایوان میں گزارا ہے۔ میں اتنا ضرور کہوں گا۔ میں نے بڑی open offer کی کہ وہ بھلے ایک میٹنگ رکھ لیں۔ بینک کے officials ان کو بتا دیں گے۔ بلوچستان اور جنوبی پنجاب کی زراعت کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ کچھ facts and figures کی چیزیں ہیں۔ South Punjab is a food basket اس ملک کے جنوبی پنجاب کا ایریا ۸۰ فیصد گندم پیدا کرتا ہے۔ ملک کی ۸۰ فیصد کپاس پیدا کرتا ہے۔ آج بھی ایکسپورٹ یا ملک کے زرمبادلہ میں آپ کی جتنی crops ہیں، وہ

جنوبی پنجاب کی فصلوں سے حاصل ہوتی ہے۔ بلوچستان کا جنوبی پنجاب کے ساتھ اس حوالے سے comparison نہیں ہے۔ باقی آپ کا جو حکم ہے، ہم حاضر ہیں۔ بریفنگ کے لیے بالکل تیار ہیں۔ جو بریفنگ آپ کو چاہیے، وہ میں آپ کو دینے کے لیے تیار ہوں لیکن Agricultural Bank, agriculture پر base کرتا ہے۔ اگر کسی علاقے میں نہر نہیں ہے، agriculture نہیں ہے، وہاں بینک نہیں ہے، وہاں پر لوگ آپ کس طرح employ کریں گے، جہاں پر نیٹ ورک ہی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ فنانس منسٹر صاحب! دیکھ لیں۔ question کا a portion ہے۔ سوال ہے کہ پچھلے دو سالوں میں this is the recruitment done in the last two years and there is already a Committee headed by the Leader of the House. اس پر آنریبل ممبرز کو بلا لیں let them be satisfied by the government. Already Committee exist کر رہی ہے۔ وہ آپ سے رابطہ کر لیں گے۔ شکریہ۔ اگلا سوال، حاجی غلام علی صاحب۔

Q.47

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر حاجی غلام علی: انہوں نے بڑا تفصیلی جواب دیا ہے لیکن میں نہایت ادب سے منسٹر صاحب سے یہ پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ Pakistan Olympics اور provincial Olympics جس طرح انہوں نے فرمایا، Pakistan Sports Board کس حد تک ان کی نگرانی کرتا ہے؟ کیونکہ وہ من مانیاں کرتے ہیں۔ وہ پاکستان کی سپریم کورٹ کو بھی نہیں مانتا۔ ابھی last month سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ آیا ہوا ہے کہ Pakistan Olympics میں وہ لوگ الیکشن نہیں لڑ سکیں گے، جو دو tenures مکمل کر چکے ہیں۔ اس طرح پراونشل اولمپکس میں بھی ہے۔ ان کے بارے میں بھی ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ آیا ہوا ہے اور دوسرا یہ کہ ان کو جو گرانٹ ملتی ہے، اس میں اتنی بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ میں جناب حاجی عدیل صاحب اور زاہد خان کا نام لوں گا کہ یہ check کریں کہ ایک Provincial Olympics Association نے سات کروڑ روپے لے کر ۸۶۵ روپے کا ایک ایک لوٹا خریدا۔

جناب چیئرمین: سوال کر لیں۔

سینیٹر حاجی غلام علی: سوال یہی ہے کہ ان کی نگرانی کیوں نہیں کی جاتی۔ اگر فنڈ کا اتنے غلط طریقے سے استعمال ہو رہا کہ کوئی بھی ممبر جائے تو اس کو لوٹا پینتیس روپے میں ملے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Minister for Inter−provincial Coordination.

میر ہزار خان بجارانی: جناب! جہاں تک funds کی allocation کے طریقہ کار کا تعلق ہے، اس کا ہم نے بڑی تفصیل سے اس میں اس کا جواب دے دیا ہے۔ اس کی monitoring کا بھی ہمارے پاس ایک طریقہ کار ہے۔ اگر پچاس لاکھ سے کم کی گرانٹس ہیں تو اس کو internally بھی کیا جاتا ہے اور اس کا حساب بھی لیا جاتا ہے۔ اگر پچاس لاکھ سے زیادہ ہے تو پھر اڈیٹر جنرل کے پاس annually وہ سارے accounts جاتے ہیں لیکن ظاہر ہے ان میں شکایات آتی ہیں اور ان شکایات کا ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔ اس کی انکوائری بھی کی جاتی ہے۔ اگر کوئی ایسی specific بات ہے تو ہمارے آنریبل سینیٹر صاحب نے پہلے بھی ان لوٹوں کا ذکر کیا تھا لیکن ہمارے ملک میں لوٹوں کا ذکر بہت زیادہ چلتا رہتا ہے اور یہ مہنگے بھی ہوتے جا رہے ہیں۔ But I assure your sir یہ تو lighter side پر بات تھی۔ I assure you کہ ہم باقاعدگی سے، ہمارے رولز میں جو provision ہے، اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے انشاء اللہ جو بھی complaint ہو گی، اس کا ہم ازالہ کریں گے اور قطعاً کسی کو یہ اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ فنڈز کا غلط استعمال کرے۔

جناب چیئرمین: طاہر حسین مشہدی صاحب۔

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you Mr. Chairman. Sir, I would like to ask the honourable Minister that while he is looking after the sports affairs, what about the biggest or the most popular sport in Pakistan i.e., cricket and the Cricket Board? What monitoring is he doing on the Cricket Board because the Cricket Board is the one that has been involved in most of the controversies? It is one that has been involved in most of the unfair selection. Cricket is something very close to the heart of the people of Pakistan. We love our game, we love our team but sometimes a lot of things go along with our team. What steps are being taken by the honourable Minister to safeguard, to produce the best possible players in the team because they carry the respect of Pakistan whenever they enter into any field of games and most of the .....

Contd..T04

T04−12JUL12 ZAFAR/Ed.Mubashir UR6 610 PM

Tahir Mashhadi…..and most of financial bungling because this is the richest sport in Pakistan having the most money involved in it. So what is he doing about this because we don’t have a sports ministry at the federal level and most of the games and sports, international events takes place at the federal level. What are he going to do and how he is going to ensure that the best possible teams go there? There are many associations which are at the variance with the provincial organizations and associations. How they are being brought into the fold by the honourable minister? Thank you.

Mr. Chairman: Minister for Inter Provincial Coordination.

میر ہزار خان بجارانی: جناب چیئرمین! میں دو باتیں واضح کر دوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ question No.2. Pakistan Sports Board سے related ہے، Pakistan Cricket Board سے related نہیں۔ As you know sir, after devolution یہ provinces subject کو transfer ہوچکا ہے۔ اس حوالے سے ہمارے پاس اتنے functions نہیں رہے۔ اس سے ہٹ کر انہوں نے Pakistan Cricket Board کی بات کی ہے تو وہ ایک autonomous board ہے۔ Ministry اس کے affairs کی over all supervision تو ضرور کرتی ہے لیکن selection, decisions ان کی اپنی bodies اور نئے Chairman کرتے ہیں۔ وہ دن رات محنت کر رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ cricket کے affairs کو بہتر بنایا جائے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں cricket میں deterioration ہوئی ہے۔ پاکستان کی team کبھی دنیا کی بہترین team ہوا کرتی تھی لیکن کچھ وجوہات کی بنیاد پر اس میں deterioration ہوئی ہے۔ In coordination with the Pakistan Cricket Board ہماری کوشش ہے کہ ہم اس کو revive کریں اور بہتر انداز سے talent hunt کر کے نئے کھلاڑیوں کو موقع دے کر اچھی طرح سے train کریں تا کہ پاکستان کرکٹ کی glory کو واپس لائیں۔ انشاء اللہ through you sir, I assure the House that we will try our level best to look into the affairs of Pakistan Cricket Board to improve its functioning.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! معزز وزیر صاحب سے میرا سوال ہے کہ جو selection boards ہیں، کیا یہ اسی طرح ہیں جس طرح پہلے صوبوں کی نمائندگی ہوتی تھی اور اس طرح سے international player select کیا جاتا تھا؟ حاجی غلام علی صاحب نے لوٹے کی بات کی، میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ لوٹا -/138 روپے کا ہی نہیں ایک لوٹا پانچ کروڑ روپے میں بھی بک چکا ہے۔ اس لوٹے کی قیمت تو بڑھتی جا رہی ہے اور recently جب elections ہوئے یا جب NATO supply ہو رہی تھی، اس وقت بھی لوٹے بکے تھے، جس میں پانچ، پانچ کروڑ روپے میں بھی لوٹے بکے ہیں۔

Mr. Chairman: Next question. Hafiz *Sahib*, we should not go for exceptions. تین supplementary ہو سکتے ہیں۔ Honourable members کے باقی سوال رہ جاتے ہیں۔ House نے کہا ہے کہ تین supplementary ہو سکتے ہیں۔ Every time we start violating those rules تو پھر یہ business نہیں چل سکے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حافظ صاحب، یا تو House یہ طے کر لے کہ تین سے زیادہ supplementary کرنے دیے جائیں۔ آج بہت سے سوالات ہیں، 38 سوالات ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Leader of the Opposition, Dar *Sahib*, I need your guidance on this issue.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! as a one of exception ابھی اجازت دے دیں لیکن آئندہ تین supplementary کو strictly follow کریں۔

Mr. Chairman: Every time if we start giving an exception to any question....

Senator Muhammad Ishaq Dar: I will not recommend anymore.

ابھی honourable member کھڑے ہو گئے ہیں، اجازت دے دیں۔

جناب چیئرمین: حافظ حمد اللہ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ صبور: وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ Supreme Court کے فیصلے کی روشنی میں Olympic Association کا election ہوتا ہے یا selection ہوتا ہے؟ اگر elections ہوتے ہیں تو ملکی اور provinces کی سطح پر کب ہوں گے اور کیوں نہیں ہو رہے؟

Mr. Chairman: Minister for Inter Provincial Coordination.

میر ہزار خان بجارانی: جناب! جیسا کہ آپ جانتے ہیں Pakistan Sports Board کی 2001 policy میں بنی تھی جس میں two terms tenure کی restriction رکھی گئی تھی اور اس کو Cabinet نے بھی approve کیا تھا۔ جب ہم implementation کی طرف گئے تو اس policy کو Lahore High Court میں challenge کر دیا گیا جس نے اس کے خلاف فیصلہ صادر کیا۔ اس فیصلے کے خلاف Pakistan Sports Board and Ministry Supreme Court گئے اور Supreme Court نے ہماری policy کو uphold کیا اور کہا کہ اسے implement کریں۔ جناب! ہم اس کی implementation کے حوالے سے Pakistan Sports Board کی Executive Committee کی دو meetings کر چکے ہیں۔ اس میں ہم نے تمام federations کو invite کیا، ان کا point of view لیا اور ان کو بتا دیا کہ Supreme Court of Pakistan کے فیصلے کو ہم نے ہر حال میں implement کرنا ہے لیکن چونکہ یہ nominated bodies نہیں ہوتیں اور ہم اس کو notification کے ذریعے appoint نہیں کرتے بلکہ یہ office bearers اپنی اپنی federations سے elect ہو کر آتے ہیں۔ لہذا ہم نے ان کو دو ماہ کا وقت دیا ہے کہ وہ خود ہی Supreme Court کے فیصلے کو implement کریں اور two terms سے زیادہ کے جو عہدیدار بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی جگہ نئے عہدیدار منتخب کریں اور اس طرح سے فیصلے کو implement کر کے ہمیں بتائیں تا کہ ہم Supreme Court کی violation کے مرتکب نہ ہوں۔ انشاء اللہ within this period فیصلے پر عمل ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you. Next question, Mr. Muhammad Tallah Mehmood *Sahib*.

Senator Muhammad Humayon Khan: On his behalf.

Mr. Chairman: No, rule do not permit because the rules have been changed now. Next question, Mr. Muhammad Zahid Khan.

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب! اس question کا تو answer آیا ہی نہیں اور plots سے متعلق یہ میرا اتنا اہم سوال تھا۔ یہ سارا تو ابھی PAC میں بھی آیا تھا کہ کتنے لوگوں نے کتنے plots لیے لیکن پتا نہیں کیوں Cabinet Division نے جان بوجھ کر جواب نہیں دیا۔ آپ ان کو کہہ دیں اور یہ سوال defer کر دیں تا کہ وہ ہمیں جواب دیں۔

Mr. Chairman: Minister for Cabinet.

جہانگیر بدر صاحب، کون جواب دے گا؟ اس کا جواب نہیں آیا۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جی جناب! اس کا جواب نہیں آیا، اس کو next day کے لیے رکھ لیں۔

Mr. Chairman: It is deferred for next rota day.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! یہ تو پانچ منٹ کا کام ہوتا ہے۔ آپ اس کا notice لیں۔

جناب چیئرمین: آپ درست کہہ رہے ہیں۔ It was in the screen that PAC has taken up this issue also. It is already there. بدر صاحب، ensure it کہ House میں اس کا جواب آجائے۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! میں نے پہلے ہی assure کر دیا ہے کہ on next rota day اس کا جواب آجائے گا۔

Mr. Chairman: Thank you.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: PAC کے پاس کچھ reports آرہی ہیں تو ensure it the reply comes to the House. Thank you. Next question, Syeda Sughra Imam *Sahiba*.

Q.No.50.

Mr. Chairman: Any supplementary?

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman. The honourable minister incharge of the Cabinet has been pleased to inform the House that as the consequence of the 18th Constitutional Amendment, 17 ministries/divisions and 5 departments and subordinate offices have been devolved to the provinces. In all these devolved ministries, departments and offices, 3879 employees have been retained by the Federal Government. These employees were working in these ministries, divisions and departments but they were not devolved to the provinces. Rather they were retained and placed on deputation under section 10 of the Civil Servants Act 1973. According to the answer, none of these employees has been placed on the Surplus Pool. My supplementary question to the honourable minister is that how many employees from 3879 have been posted and how many await postings because sir, as you know the deputation period is three years and the devolution process has now been on going for over a year and half. What is the fate of these employees because this is a very large number?

آگے-----T05

T05−12JUL2012−−−ASHFAQ/ED.RAUF UR5 6.20PM

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: All the employees of these ministries have been adjusted in different places. They are on deputation and they are working there. If there is any employee which has not been adjusted that can be pointed out in another question then the answer can be given.

جناب چیئرمین: جی ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! یہ ministries اور ان کے divisions and corporations یہ سب 18th amendment کے تحت صوبوں کو devolve ہو چکے ہیں لیکن نئی ministries بنائی گئیں اور ان ministries کے بہت سارے divisions and corporations کو ان میں ضم کر دیا گیا۔ میری submission ہے کہ ministries کی جو devolution ہوئی ہے، یہ along with the divisions and corporations ہوئی ہے، اب یہ devolve ہو گئی ہیں، اب جو ministries بنائی گئی ہیں، یہ unconstitutional ہیں تو اس طرح Government کسی ایسے administrative measure کے ذریعے واپس نہیں کر سکتی، اس کے لیے پارلیمنٹ کے پاس آنا چاہیے تھا، ایسا کیوں نہیں ہوا؟

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! جناب رضا ربانی صاحب کی سربراہی میں ایک commission بنایا گیا تھا and the Cabinet has taken a decision and on the 30th June 2011 انہوں نے اس کی bifurcation کی تھی، 17 divisions and of 17 ministries, they were done accordingly and under the decision of the Cabinet.

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب! وزارتوں کی bifurcation کیسے ہوئی تھی اور یہ کمیشن کس rule کے تحت بنا؟ اور کس rule کے تحت devolved Ministries کے employees یہاں کام کر رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، قائد ایوان۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب! اٹھارہویں ترمیم کر چکے تھے اور یہاں پر جو کمیٹی بنی تھی، اس کو اختیارات دیے جا چکے تھے اور اس پر یہ ساری چیزیں طے ہو چکی تھی۔ اس کے بعد جب معاملہ Cabinet میں گیا کہ ان کو کیسے devolve کرنا ہے and what will be the position of the different departments, divisions and the ministries. میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ

اس کے لیے commission طے پایا گیا تھا اور commission نے جو decisions کئے تھے، Cabinet نے اس کے مطابق approval دے دی تھی۔

جناب چیئرمین: جی صغریٰ امام صاحبہ۔

Senator Syeda Sughra Imam: Thank you Mr. Chairman. Mr. Chairman, the honourable Minister has assured the House that all 3879 employees have been posted. Would he like to confirm that there is no employee that was retained under section−10 of the Civil Servants Act 1973, none of them is waiting for posting, all have been posted sir?

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: Sir, for this kind of information I need fresh question.

جناب چیئرمین: اس کے (d) portion میں جواب ہے کہ "no employee has been placed in the surplus pool". ڈار صاحب! ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ Sughra Imam *sahiba*, do you want to say something?

Senator Syeda Sughra Imam: Sir, that is distinct, being placed in the surplus pool because this was historic measure after the 18th Constitutional Amendment, the Implementation Commission took a decision that none of these employees would be transferred to the provinces, therefore the Civil Servants Act was used and section−10 was used to retain these employees on deputation basis but my question is regarding their posting. Sir, that is different issue as the post to absorption.

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

Senator Muhammad Jahangir Bader: They were posted to different departments and their postings were done. They were of 17 and 18 grades; 50% from each grade. If there is any specific question, I have already requested the honourable Member, that is to be submitted for future question.

Mr. Chairman: Yes, Mr. Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ there is serious communication gap between honourable Senator Sughra Imam and the Leader of the House. Sir, you know, I was engaged in the Implementation Commission as Deputy Chairman, so, the decision was that those Ministries who were being devolved in the vertical programmes, the Federal Government employees would be expected to be moving with those projects. آپ جانتے ہیں کہ like most of the federal civil servants وہ ابھی بھی صوبوں میں ہیں but it would not be imposed, if the province creates a problem and says, "No, we don't want you because we are never taking all the vertical programmes of health and education etc., with bulk of the devolution that took place." But they had prerogative not to accept the people and those who were not accepted, would be kept and detained and accommodated. میرا خیال ہے کہ سوال بنتا ہے اور آپ کو information لینی پڑے گی کہ اب status کیا ہے۔

جناب! میرا سوال یہ تھا کہ 2011 میں دو، تین چیزیں ہوئی تھیں جس کی وجہ سے میں نے protest کیا تھا، I don't want to go into detail. I had quitted from that Commission. اس میں جو decisions لئے گئے تھے، جیسے honourable Leader of the House فرما رہے ہیں کہ ان پر عملدرآمد ہوا ہے، ان پر عملدرآمد نہیں ہوا، there were 12 items still under dispute and the most popular and famous ones are Employees Old Age Benefit, Workers Welfare Fund and Evacuee Trust Property, اس وقت یہ Supreme Court میں ہے،

Provincial and Federal اس کے بعد 12 تھے۔ items اس طرح کی Drug Regulatory Authority اور شیخ زید ہسپتال

despite commitments of آج تک again I was involved but ہو رہی ہیں، consultations میں Governments

Drug Regulatory اور شیخ زید ہسپتال کے توسط سے House یہ فیصلہ نہیں ہو سکا۔ اس the Federal Government

Authority کے issues کے لیے میری duty لگی تھی، ہم نے intervention کر کے مسئلے کو حل کروا لیا، ابھی بھی 10 items ہیں۔

item actively being اس میں سے ایک 10 items کہ وہ Will the honourable Leader of the House tell us

we keep having کیونکہ 9 items کا کیا کرنا ہے تو باقی litigated in the Supreme Court of the Pakistan

pressure from the provinces کہ Government اس کو devolve کرے تو اس کا جواب دے دیں؟

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! ان left over matters کے لیے House میں یہ decide ہوا تھا and the

committee has been formed جس میں وہ چیزیں لائی جائیں گی which relates to 18th amendment. The

matters which are pending would be discussed in the Committee. As far as the jobs are concerned, 60232 adjustments were made in the Centre and the Provinces of the devolved ministries and their related departments. اس میں سے 349 section officers ہیں، they are on deputation جس میں سے 79 کو absorb کر لیا ہے اور اس کے علاوہ province-wise quota بھی observe کیا جا رہا ہے and the process is on but it will take time. اس کے لیے جو کمیٹی بنائی گئی ہے، میری یہ کوشش ہو گی کہ اس کی جلدی meeting ہو جائے تا کہ

the left over nine items pointed out by honourable Leader of the Opposition may be materialized in the Committee.

جناب چیئرمین: جناب قائد حزب اختلاف۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب! ایک بات یہ ہے کہ میں with all due respect یہ clarify کرنا چاہتا ہوں جو 60000 civil servants نہیں ہیں، they are contract employees, there are vertical programmes جو کہ contract پر رکھے ہوئے ہیں، اس میں daily wagers, nurses, part timers for education etc. ہیں۔ So, we must have clarity کہ آپ کے 60000 regular civil servants نہیں ہیں، they are actually three and half thousand plus, وہ جو دو، تین سو ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ کوئی time line دے دیں کیونکہ آپ ہی نے یہ special committee بنائی تھی، یہ already notify ہو چکی ہے، اس کی ایک ہی meeting نہیں ہوئی۔ آپ مہربانی کرکے time line دیں کہ دو یا تین ہفتوں میں یہ کمیٹی اپنا کام مکمل کرے اور اپنی report تیار کرکے House میں submit کرے۔ Otherwise, اگلے چھ مہینوں میں کوئی کام نہیں ہوگا، آپ نے special committee notify کی ہوئی ہے، اس کی ابھی تک ایک بھی meeting نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین: جناب قائد ایوان۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! کمیٹی کی meeting رکھی گئی تھی، unfortunately, the father of the honourable member, Mian Raza Rabbani died اور اس کے بعد میں meeting رکھنی چاہ رہا تھا لیکن ہمارے very important Member and my friend Leader of the Opposition went to London, اس وجہ سے meeting delay ہو گئی۔ میری کوشش ہو گی کہ next week میں meeting call کریں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ، آپ coordinate کر لیں۔

Next question No, 52 Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi sahib.

(Question No.52)

Mr. Chairman: Any supplementary?

Cond..........T06

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I will like to ask the honourable Minister that he has admitted in his reply that the inflation rate in 2009−10 was 10.1. In 2010−11 it went up to 13.7. The budget has been presented. The expenditure of the government is far more than the earning of the government. The government is going to rely on 100 billion rupees borrowing from the Banks. How are they going to possibly stop the tendency of inflation rate going up? Now they are going to start printing notes and also in the second part of the question he has jotted out in b(1) The government has focused on prudent expenditure management.

Mr. Chairman: This is question Hour. Kindly come to the question.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Sir, I am reading from the question. Would he kindly give the prudent expenditure management which he has given because ground reality is that the expenses become more? The State Bank of Pakistan's inflation control policy which they probably do by printing notes which causes inflation rather than anything else and third is keeping a close watch in the moment of prices of essential items how can they possibly do that when they don't have local body system or magisterial system on the ground? Therefore, prices are rising every day and government is resorting to indirect taxation and other measures to make both hands meet. So, the answer given is almost just a paper work and nothing realistic. Each and every portion of this answer can be challenged by anyone if he goes on the ground reality. Thank you sir.

Mr. Chairman: Minister for Finance.

خواجہ شیراز محمود: جناب چیئرمین! محترم شاہ صاحب کی mostly باتوں سے مجھے بھی اتفاق ہے۔ جو وہ فرما رہے تھے کیونکہ بہت سی چیزیں انہوں نے پوچھی بھی اور خود ہی ان کا جواب دیا۔ کوئی شک نہیں ہے کہ سوال جو پوچھا گیا تھا it was very simple question. It was asked to provide the actual inflation rate in 2009-10 and 2010-11 جناب چیئرمین! وہ پیش کردیا گیا۔ اس کے بعد ابھی کوئی شک نہیں inflation کم ہوا ہے 13.7 سے اب کم ہو گیا ہے almost 11 کے قریب ہے اور اس سے بھی کچھ کم رہا ہے۔ جن چیزوں کی شاہ صاحب نے نشاندہی فرمائی I totally agree with him what he has mentioned here in front of you and in front of House جناب چیئرمین! کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کی معاشی حالت ہے یا پاکستان کے لیے economic front کے اوپر challenges ہیں وہ کوئی شک نہیں ہے کہ اپنی جگہ موجود ہیں اور ان میں definitely کچھ عرصے میں اضافہ ہوا ہے lets hope and we are hoping کہ ہم کچھ بہتری کی طرف چلے جائیں گے لیکن میں یہ ضرور بتانا چاہوں گا کہ جو دو reasons یہاں اس جواب میں بھی بتائے گئے fuel prices, government of Pakistan یا پاکستان کے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ ہم اپنی ضرورت کا تقریباً 70% سے بھی زیادہ تیل باہر سے منگواتے ہیں۔ اب تو یہ situation ہے کہ جو ہمارا current account deficit ہے it's rising day by day because of the imports of petroleum products اس میں جتنی بھی چیزیں استعمال ہوتی ہیں وہ باہر سے آتی ہیں۔ ملک کے اندر electricity crisis ہے بجلی کا بحران ہے۔ بجلی بھی یقیناً تیل سے ہی چلتی ہے۔ جونہی بجلی مہنگی ہوتی ہے یا تیل مہنگا ہوتا ہے تولامحالہ ہمیں بجلی کے نرخ بھی کچھ نہ کچھ بڑھانے پڑتے ہیں اس کا بھی impact آتا ہے۔ تمام چیزوں پر fuel prices impact ہے جس کی وجہ سے inflation بڑھا بھی ہے اور وہ اتنا کنٹرول میں نہیں رہا ہے۔ lets hope کہ اگر ادائیگیوں کا توازن آنے والے دنوں میں کچھ بہتر ہوجائے اور جس طرح ہمیں توقعات ہیں کہ پیسوں کا flow بہتر ہوگا international donors agencies سے بھی کچھ پیسے آجائیں گے۔ ہم خود بھی ، یہاں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے حکومت نے مانیٹرنگ کی ہے ۔ ہم اس وقت کسی پروگرام کے تحت نہیں چل رہے۔ ہم نے IMF کا پروگرام drop کردیا ہے۔ خود سٹیٹ بینک آف پاکستان یا وزارت خزانہ اپنے طور پر 2010 سے onward خود مانیٹرنگ کر رہے ہیں اور معاملات کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں let's hop انشاءاللہ مزید بہتری ہوگی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ہمایوں خان صاحب۔

سینیٹر محمد ہمایوں خان: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو 10-2009 figure دیے ہوئے ہیں inflation rate 10.1% ہے اور 11-2010 کا 13.7% ہے Sir this is too much high یہ پورے ریجن میں one of the highest ہے اور ہماری چالیس سے پینتالیس فیصد آبادی below poverty line ہے ہم اس مہنگائی کو afford نہیں کر سکتے اور یہ 2009 سے چلی آ رہی ہے what is the government doing and what has the government done up till now, if it has not done anything what is it going to do in the next coming days?

Mr. Chairman: Minister for Finance.

خواجہ شیراز محمود: جناب چیئرمین! بہت سا کام ہو بھی رہا ہوتا ہے۔ تمام ادارے مل کر مختلف چیزیں کر رہے ہوتے ہیں۔ 2009 سے اب 2012 آ گیا ہے اور بارہ کا بھی جون گزر گیا ہے۔ اس وقت inflation جو ہے وہ region کے اندر پاکستان اتنا زیادہ بھیانک بھی نہیں ہے۔ ہم بنگلہ دیش اور انڈیا کے ساتھ almost comparable ہیں اور وہاں بھی price hike ہے، بہت سی چیزیں مہنگی ہوئی ہیں اور this is actually some sort of global phenomena جس کو آپ کہہ لیں کہ تمام regions کو equally hit کرتا ہے، پریشان کرتا ہے۔ میں معزز ممبر سے agree کروں گا کہ جن دنوں کی یہ بات کر رہے ہیں ان دنوں میں پاکستان واقعی ریجن میں کافی زیادہ خراب صورت حال پیش کر رہا تھا۔ ہم باقی ممالک سے different ہیں۔ جناب چیئرمین! We are in a state of war ہم جنگ میں ہیں۔ ہماری فوجیں وہ سرحدوں پر ہیں پوری دنیا میں پاکستان کا ایک image پیش کیا جا رہا ہے اس کی وجہ سے آپ کے بھی سامنے ہے کہ بیرونی سرمایہ کاری almost ان پچھلے کچھ سالوں میں اپنی کم ترین سطح کے اوپر ہے تو یہ challenges ہیں۔ ہم اپنے image کو بہتر کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں international funds کے اوپر بھی جو کچھ ہو سکا ہے، جو کچھ ہماری بساط کے مطابق ہے ہم کر رہے ہیں تو انشاءاللہ امید ہے کہ بہتری ہو گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزراء صاحبان کو with all due respect یہاں اس ہاؤس میں صحیح اور شفاف طریقے کے ساتھ جوابات دینے چاہییں۔ written بھی اور explanation supplementary کا جواب بھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے اس جواب کو reconsider کریں۔ سب سے پہلے جب budget debate

open ہوئی تھی تو آپ chair نہیں کر رہے تھے اور جب انہوں نے بہت credit لیا تھا کہ July- April 10.8 پر آگیا ہے تو میں نے کہا

تھا کہ May close ہوچکا ہے 12% the final figure will be over یہ 12.3% ہے why the Minister doesn't

share the reality with the House? So, first of all, he should confirm کہ کیا May میں 10.8% تھا؟ ابھی

بھی وہی use کر رہے ہیں۔ sir, this is very unfortunate. Don't try to treat the House as a class

room. Try to treat us sir, your colleagues. اچھا دوسری بات یہ ہے کہ government has focused on

prudent expenditure management کیا یہی prudent expenditure management ہے

please confirm it, if I am wrong that you have over spent 457 billion in 2010-11 that means 18%. Sir, he should have given a true picture. He has not given us the negative picture.

انہوں نے 457 بلین کی supplementary grant استعمال کی ہے۔ انہوں نے 303 billion کی بجائے 946 ارب bank

borrowing کی ہے۔ یہ آپ کی مہنگائی کا سبب ہے۔ یہ کہتے ہیں external factors ہیں۔ There is one factor i.e., oil

prices باقی تو آپ اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار رہے ہیں کہ 303 ارب کی بجائے جب آپ 946 ارب نوٹ پرنٹ کرکے اس ملک میں

اپنی ضروریات پوری کریں گے تو مہنگائی کا حال یہی ہوگا۔ آخری بات! اس میں جو monitoring committee ہے mentioned

in part Roman (V) sir, this proves to be virtually incompetent اس کمیٹی نے کچھ produce نہیں کیا

National Price Monitoring Committee یہ ہمیں بچوں کی طرح treat نہ کریں۔ Take it seriously. Country is

in serious economic crisis. آپ یہاں اٹھ کر لیکچر دے کر سب غلط چیزیں چھپا لیتے ہیں you don't want anybody

to give you any suggestion تو ان چار پانچ چیزوں کا مہربانی کرکے confirm کریں am I telling the truth or is it a lie please tell.

Mr. Chairman: Minister for Finance.

خواجہ شیراز محمود: جناب چیئرمین! میرے پاس جو latest figures ہیں، میں وہ check کرکے بتا دوں گا کہ پچھلے ہفتے تک یا end of June کی جو figures ہیں میں آپ کے ساتھ share کرلوں گا۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ 12.3 میرے knowledge میں نہیں ہے اگر ہے تو I will share it with you لیکن میں عرض کردوں۔

Mr. Chairman: You must believe in him now. We must believe in him since it is not in his knowledge.

خواجہ شیراز محمود: میں عرض کردوں کہ میں figures لے کر بتا دوں گا۔ میرے پاس جون کے figures ہیں جولائی کے figures نہیں ہیں۔

آگے جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔T07

T07-12Jul2012 ER5/Rafaqat/Ed:Zafar Iqbal 6:40 pm

خواجہ شیراز محمود (وزیرِ مملکت برائے خزانہ): (جاری) جناب! میں figure لے کر بتادوں گا۔ میرے پاس جون کے figures ہیں، جولائی کے figures نہیں ہیں۔ میں وہ figures بھی share کرلوں گا۔ جن باتوں کا ذکر honourable Leader of the Opposition کررہے ہیں، مجھے ان کا highest regard ہے۔ وہ finance کے issues کو مجھ سے بہت بہتر جانتے ہیں، وہ پاکستان کے Finance Minister بھی رہے ہیں۔ میں ایک عرض کردوں جو انہوں نے کہا کہ آپ نے اپنے expenditures budgetary allocations سے زیادہ کیے تو جناب! آپ کو بھی یاد ہوگا اور honourable Leader of the Opposition کو بھی یاد ہوگا کہ جب ہم نے بجٹ بنایا تھا تو اس میں ہم نے لکھا تھا کہ ہمیں Coalition Support Fund کے پیسے بھی مل جائیں گے۔ ہمارے پیسے privatization کے بعد Etisalat میں پھنسے ہوئے ہیں، وہ 800 million US dollars جو پاکستانی پیسا ہے، almost one billion US dollar ہے، وہ بھی ہمیں مل جائے گا یا ہم اس میں سے کم از کم 50% لے لیں گے۔ پچھلے سال بھی بجٹ میں ہم نے یہ کہا تھا کہ ہم 3G licenses کو مارکیٹ میں لے کر جارہے ہیں تو جناب عالی! وہ کام ہم نہیں کرسکے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ بہت سی reasons ہیں، میں ان کی detail میں نہیں جاتا۔ Definitely میں agree کرتا ہوں کہ deficit بڑھا ہے، جو ہم نے calculate کیا تھا یا جو ہم سمجھ رہے تھے کہ اس کو ایک خاص حد تک رکھ سکیں گے، تو actual figures higher گئے ہیں۔ میں

agree کرتا ہوں، یہ figure اسی طرح ہے جس طرح انہوں نے quote کیا ہے لیکن وہ ان مسائل کی وجہ سے ہے جو میں آپ کے ساتھ share کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you. Mr. Shahi Syed. He is not present. Now we take up the question relating to the Capital Administration and Development.

احمد حسن صاحب! یہ پہلا سوال تھا، آغاز میں چونکہ منسٹر صاحب نہیں تھے تو ہم نے اسے موخر کر دیا تھا۔ اب منسٹر صاحب آ گئے ہیں۔

Question No.38

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر احمد حسن: شکریہ جناب چیئرمین۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب براہِ مہربانی بتائیں کہ آیا پرائمری اور مڈل کلاسز کے لیے اساتذہ کی کوئی تعداد معین ہے کہ اتنے طلبا کے لیے اتنے اساتذہ ہونے چاہییں۔ مجھے بتایا جائے کہ آیا یہ مشکل نہیں ہے کہ پرائمری کے teachers ہی مڈل کلاس کو پڑھائیں؟ جناب! مڈل کے بعد پھر بڑی important classes آجاتی ہیں، خاص کر مڈل کے بعد students نے further advance education کے لیے جانا ہوتا ہے، اگر ان کو وہی ایک teacher پڑھاتا رہے جو کہ پرائمری میں پڑھاتا ہے تو اس سکول کی کیا حالت ہو گی؟ جب capital کی یہ حالت ہے تو باقی صوبوں کے بارے میں ہم کیا سوچ سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Capital Administration and Development.

جناب نذر محمد گوندل (وفاقی وزیر برائے کیپیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ): جناب چیئرمین! سوال تو ان کا ایک particular school کے بارے میں تھا لیکن چلیے انہوں نے سوال پوچھ لیا ہے تو میں اس کا جواب دوں گا۔ ہمارا 35 سے 45 تک per class ایک teacher کا criterion ہے۔ دوسرا جو انہوں نے کہا ہے کہ ایک teacher جو پرائمری کو پڑھاتا ہے اور پھر مڈل کو بھی تو بات یہ ہے اس میں گریڈ 17 کے ایک teacher ہیں، 16 کے بھی ہیں، 14 کے بھی ہیں اور سکول کی تعداد اور criterion کے مطابق teachers sufficient ہیں۔ اگر تعداد بڑھے گی تو اور teachers بھی بھرتی ہو سکتے ہیں۔ جس سکول کے بارے میں ان کا particular سوال ہے، اس میں teachers 31 ہیں۔ اگر پالیسی کی بات کرتے ہیں تو اس میں تو 35 اور 45 کی تعداد کے لیے ایک teacher ہوتا ہے اور according to the class ہوتا ہے۔ اس وقت میں ایک اور بات بھی کہتا چلوں کہ اسلام آباد میں PTC اور CT کا criterion ختم

کر دیا گیا ہے، .basic minimum qualification B.A. and B.Sc ہے اور اس کے ساتھ skill qualification ہوتی ہے، اس کے بعد ہی teacher بھرتی کیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب! اس کو آپ ذرا دیکھ لیں کہ before upgradation, the number was 31 and when you bring in additional classes over there, it remains the same. Again it is 31. تو سوال ان کا یہ ہے کہ یا تو یہ پہلے surplus تھے یا بعد میں ان کی ضرورت نہیں اور classes کے لیے۔ جب آپ 9 اور classes add کر رہے ہیں تو don't you think you need more teachers for them?

جناب نذر محمد گوندل: جناب چیئرمین! آپ کا حلقہ ہے، آپ فاضل دوست سے زیادہ اس issue کو سمجھتے ہیں۔ یہ بات درست ہے لیکن تعداد چونکہ بڑھی نہیں ہے، ابھی چھٹیوں کے بعد شاید کوئی اور آجائے، feeding area نہیں ہے۔ یہ بھی public pressure پر ہوا، لوگوں کی demand تھی تو اس کو upgrade کر دیا گیا لیکن جب تعداد بڑھے گی تو ادھر teachers بھیج دیے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: بات تعداد کی نہیں ہے، بات کلاسوں کی ہے۔ دیکھیں، بات تو کلاس کی ہے، پہلے وہ جونیئر ماڈل سکول تھا اور پانچویں جماعت تک تھا۔ جب آپ ایک نئی کلاس add کریں گے، چھٹی کلاس لائیں گے یا ساتویں لائیں گے تو you need teachers for that.

جناب نذر محمد گوندل: جناب! میں آپ کے سوال کے بارے میں پوچھ کر آیا ہوں اور یہی میری observation تھی کہ پہلے پرائمری حصے میں بھی اتنے ہی teachers تھے اور اب یہ مڈل ہو گیا ہے تو پھر بھی اتنے ہی teachers ہیں۔ مجھے یہی بتایا گیا ہے کہ اس سکول میں اس سے پہلے teachers surplus تھے۔

Mr. Chairman: That was my question. They were surplus earlier. The question hour is over. The remaining questions and their printed replies placed on the table of the House shall be taken as read. Leader of the House, you want to say something?

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! ایک issue دو تین دن پہلے یہاں اٹھایا گیا تھا۔ حاصل بزنجو صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے، انہوں نے گوادر بلوچستان میں پانی کی کمی کی بات کی تھی۔ میں نے انہیں اور ایوان کو یقین دلایا تھا کہ اس پر جلد عملی اقدامات کیے جائیں گے۔ اس سلسلے میں جو عملی اقدامات کیے گئے ہیں، میں اس کے بارے میں ایوان میں ایک statement دینا چاہتا ہوں تا کہ یہ پتا چلے کہ ہم صرف زبانی بات نہیں کیا کرتے:

On the direction of Prime Minister, Pakistan Navy has immediately ordered to dispatch a tanker ship with more than 700 tons of fresh water for civilian population of Gwadar. Moreover, Pakistan Navy will also be placing a warship at Gwadar Port which will use its boat water purification plant for meeting emergency drinking water requirements. In addition, Pakistan Navy has also been directed to start supply fresh water to the civilian population of Ormara and surrounding area from its own reservoirs.

اس کے علاوہ ایک اور information بھی ہے، پرائم منسٹر کوئٹہ کا visit کر رہے ہیں۔ گوادر میں نیوی کے کمانڈر کے ساتھ ان کی meeting طے کی ہے تا کہ گوادر اور اس کی surrounding تحصیلوں کے matter پر قابو پایا جائے۔

I assure the House, *insha-Allah,* we will deliver the good.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب میں leave applications لے لیتا ہوں۔ جناب حاجی سیف اللہ خان بنگش صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب الیاس احمد بلور صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 اور 10 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سید مظفر حسین شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 9 اور 10 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عثمان سیف اللہ خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب شاہی سید صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 12 جولائی تا اختتام حالیہ اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد ظفر اللہ خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 10 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: حاجی خدا بخش راجڑ، وزیر برائے انسدادِ منشیات نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ہونے کی بنا پر مورخہ 12 اور 13 جولائی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

(جاری---------T08)

T8-12th July2012 Er/4/Bhatti/ED: Altaf Sh. 6:50 P.M.

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب، کامل علی آغا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سیف اللہ مگسی صاحب کا item No. 3 motion under Rule 60, regarding the non-provision of subsidy on electricity bills to the farmers in Balochistan, جس پر وہ بات کرنا چاہتے ہیں، this is an important issue.

(مداخلت)

جناب چیئرمین: زاہد خان صاحب۔

سینیٹر محمد زاہد خان: جناب چیئرمین! آج، کل اور پرسوں بہت افسوس ناک واقعات ہوئے ہیں، ایک تو بلوچستان میں ہمارے آٹھ، نو مزدور کان کن جنہیں اغواء کیا گیا تھا، کل ان کی لاشیں ملیں ہیں جو بہت افسوس ناک واقعہ ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی قوتیں ہیں جو پختونوں اور وہاں کے بلوچوں کی لڑائی کرانا چاہتی ہیں، ہم جسے سازش سمجھتے ہیں، ہم اس کے علاوہ اسے کچھ نہیں سمجھتے۔ کل کراچی میں ہماری پارٹی کے دو officials, وہ worker نہیں تھے، انہیں شہید کیا گیا لیکن سب سے اہم دردناک واقعہ آج صبح لاہور میں پیش آیا۔ لاہور جس کو پنجاب کا دل کہا جاتا ہے۔ پختونخوا صوبے کے جیل خانہ جات کے ملازمین جو training کے لیے لاہور آئے ہوئے تھے، بد قسمتی سے پنجاب حکومت نے ایسی لاپرواہی کی کہ انہیں کوئی security provide نہیں کی گئی اور انہیں ایک محلے میں رکھا گیا، وہاں ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔ آج صبح موٹرسائیکل پر سوار دو آدمی وہاں گئے اور ہمارے دس جوانوں کو شہید کر دیا گیا۔ ہم اپنے صوبے سے درخواست کرتے ہیں کہ پنجاب میں training کے لیے بھیجے گئے اپنے سارے لوگوں کو واپس بلالے کیونکہ یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے، پنجاب حکومت کی بہت نااہلی ہے اور خصوصاً جیل خانہ جات کے .I.G کو تو برطرف کرنا چاہیے، اس کے خلاف action لینا چاہیے۔ وہ لوگ training کے لیے گئے تھے کیا پنجاب حکومت کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ انہیں security provide کرے؟ کیا جیل خانہ جات کے .I.G کی ذمہ داری نہیں بنتی تھی کہ انہیں مناسب security provide کرے؟ ملک کی یہ صورت حال ہے کہ یہاں نہ تو فوجی محفوظ ہیں، ہمیں تو بہت سی باتیں کہی جاتی ہیں کہ ہمارا صوبہ خیبر پختونخوا محفوظ نہیں ہے، ٹھیک ہے لیکن پنجاب کی یہ صورت حال ہے کہ پرسوں چناب کے مقام پر سات فوجیوں کو شہید کیا گیا اور آج ہمارے نوجوانوں کو شہید کیا گیا جو ابھی بھرتی ہوئے تھے اور انہیں training کے لیے پنجاب بھیجا گیا تھا۔ اگر اس ملک کی یہ صورت حال ہے تو پھر ہم کسی سے کیا توقع کریں گے کہ کوئی امن لاسکے گا۔

جناب چیئرمین! اس واقعے پر ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں اور اس وقت تک واک آؤٹ کرتے ہیں جب تک پنجاب حکومت اپنے .I.G. Police and I.G جیل خانہ جات کے خلاف action نہیں لیتی، ہم اس وقت تک ایوان میں نہیں آئیں گے۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں اور اپنے صوبے کے وزیرِاعلیٰ سے درخواست کرتے ہیں وہ پنجاب میں training پر بھیجے گئے اپنے تمام لوگ اس وقت تک واپس بلالے جب تک پنجاب حکومت انہیں security provide کرنے کی commitment اور guarantee نہ دے۔

شکریہ۔

جناب چیئرمین: کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! جس وقت میں گزارش کرنا چاہ رہی تھی، وہ موضوع کچھ اور تھا مگر بہرحال Leader of the House نے گوادر میں پانی پہنچانے کی جو بات کی ہے، یہ بہت اچھا کام کیا گیا ہے کیونکہ یہ فوری relief تھا۔ اس کے علاوہ وہاں کھارے پانی کو میٹھا کرنے کے لیے Pakistan Navy کا ship کھڑا ہے۔ جناب چیئرمین! اس کی کافی مشینری 2007 میں خریدی گئی ہے اور وہ مشینری آدھی کراچی پورٹ پر اور آدھی گوادر میں ہے، ابھی وزیراعظم صاحب وہاں جا رہے ہیں، پچھلی مرتبہ جب گیلانی صاحب وہاں گئے تو تب بھی اجلاس ہو رہا تھا اور اس مرتبہ بھی اجلاس ہو رہا ہے، انہیں اس وقت جانا چاہیے جب ہم بھی اپنے اپنے صوبوں میں ہوں اور اپنی گزارشات اور سفارشات پیش کر سکیں۔

جناب والا! دوسری بات جو زاہد صاحب نے کی ہے، یہ بڑی alarming situation ہے کہ کیا اب کسی ایک صوبے کا باشندہ دوسرے صوبے میں نہیں جا سکے گا؟ اس کے لیے انہیں کسی ویزے یا permission کی ضرورت ہو گی؟ اگر آپ کسی کو اپنے department میں بلاتے ہیں تو اس کو security provide کرنے کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ اگر راتوں رات دس دس، پندرہ پندرہ لوگ مارے جاتے ہیں، شہید ہو جاتے ہیں، تو کیا اس کی ذمہ داری کوئی قبول کرنے کے لیے تیار ہے؟ زاہد خان کی بات کو BNP (A) اس حد تک support کرتی ہے کہ آپ کا stand بالکل صحیح ہے، اسی طرح ہمارے صوبے کے ساتھ بھی جو کچھ ہو رہا ہے، بالکل same position ہے۔ جناب والا! میرے خیال میں جس طرح آپ نے گوادر کی صورت حال پر فوری action لیا، as a custodian of the House یہ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ آپ اس پر بھی action لیں۔

جناب چیئرمین: جناب سیف اللہ مگسی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: گزارش ہے کہ میرے پاس جس ترتیب سے نام آئے ہیں، میں اسی ترتیب سے چل رہا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: حاجی صاحب! جب کوئی ممبر بٹن دباتا ہے تو مجھے کوئی الہام تو نہیں ہوتا کہ وہ کیا بات کرنا چاہتا ہے؟ کس issue پر بات کرنی ہے؟ میں تو ترتیب سے نام بلاتا ہوں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں بے ترتیبی سے بلاؤں تو میں یہ بھی کر لیتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: مگسی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع دیں گے، ابھی پنجاب والا issue raise ہوا ہے، باقی ممبران اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو وہ کر لیں، I will give opportunity to Mr. Ishaq Dar *Sahib*. حاجی غلام علی صاحب۔

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئرمین! میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ کئی مہینوں سے ہمارا ملک جس طرف جا رہا ہے اور اس کو کنٹرول کرنے میں حکومتیں ناکام ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ صوبائیت کو پروان چڑھانے کے لیے بلوچستان میں بھی یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور آج پاکستان کے دل پنجاب میں جس بے دردی کے ساتھ ہمارے خیبر پختونخوا کے جوان officers جو course کرنے کے لیے آئے تھے۔ ان کے ماں باپ خوش تھے کہ ان کے بچے training پر گئے ہوئے ہیں جبکہ آج انہیں لاشیں بھجوائی گئیں۔ میں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں، اپنے اس ایوان کی وساطت سے خصوصاً اپنے محترم اسحاق ڈار صاحب کی وساطت سے پنجاب حکومت کو یہ message convey کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو ہمارے خیبر پختونخوا کے officers شہید کر دیے گئے اور دوسری طرف پنجاب حکومت کی اتنی نااہلی اور ستم ظریفی ہے کہ ان کو جن ambulances میں لے جایا گیا، ان کے اے سی بھی کام نہیں کر رہے تھے، انہوں نے راستے سے ہمیں فون کیا کہ ہمیں اس طرح کی ambulances گاڑیاں دی گئی ہیں جو بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ میں اس ایوان سے، حکومتی اراکین سے بھی یہ اپیل کرتا ہوں کہ آج کے اس اجلاس کا بائیکاٹ کر کے پنجاب حکومت کو یہ پیغام دیا جائے کہ آپ نے لاشیں بھی بھجوائیں اور آپ میں اتنی جرأت نہیں تھی، آپ میں اتنی صلاحیت موجود تھی کہ آپ انہیں ambulance تو دے دیتے۔ آپ خیبر پختونخوا کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں کہ جب ایک صوبے سے دوسرے صوبے کو لاشیں جائیں گی تو کیا ہو گا؟ کیا یہ واضح پیغام نہیں ہے کہ کچھ قوتیں اس ملک کو توڑنے کے درپے ہیں، ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا خون بہتا رہے گا لیکن یہ ملک قائم و دائم رہے گا۔

(جاری--------T9)

T09-12July2012 Ashraf/Ed. Zafar Er.3 0700

حاجی غلام علی جاری-----

یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا خون بہتا رہتے گا لیکن یہ ملک قائم و دائم رہے گا اور اس کی بقا کے لیے ہم ہر قربانی دیں گے لیکن حکومت کی نااہلی پر ہم افسوس کریں گے اور میں بھی زاہد خان کے ساتھ، اے این پی کے ساتھ ہوں اور باقی تمام ممبروں سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ آج کے اس سیشن کا مکمل بائیکاٹ کریں تا کہ پورے ملک اور خیبر پختون خواہ کے عوام کے ساتھ اظہار یک جہتی ہو سکے۔

جناب چیئر مین: جناب سیف اللہ مگسی صاحب۔

Senator Nawabzada Saifullah Magsi: Thank you, Mr. Chairman. I would like to condemn the killings in Punjab and in Balochistan.

میں ہاؤس کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ سات لاشیں بلوچستان میں بھی ان لوگوں کی ملی ہیں جو کچھ دن پہلے kidnap ہوئے تھے۔ ان کی میتیں ان کے لواحقین بلوچستان ہائی کورٹ کے باہر لے کر گئے ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ suo moto notice لیا جائے لیکن ہائی کورٹ کے دروازے بند رہے ہیں۔ وہاں کی حکومت کے دروازے بند ہیں۔ اس کا بھی serious notice لیا جائے اور ان killings کو بھی condemn کیا جائے۔ ہم اس میں نہ صرف اے این پی بلکہ تمام صوبوں کی تمام political parties کے ساتھ کھڑے ہیں۔ کسی بھی صوبے میں کسی بھی انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی کو ذات کی بنیاد پر یا language کی بنیاد پر یا شکل اور صورت کی بنا پر یا religion کی بنا پر سر میں گولیاں ماریں۔ اس طرح یہ ملک نہیں چل سکے گا۔ ان کچھ عناصر کی وجہ سے ہم پورے ملک کو hostage نہیں بنا سکتے۔ So, I stand with all my colleagues in the ANP, in the JUI and in BNP.

جناب چیئر مین: ڈار صاحب! بہت ساری requests آپ کی جماعت ہی سے ہیں۔ جی حافظ حمد اللہ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: جناب چیئر مین! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ یہ جو پنجاب میں واقعہ ہوا کہ خیبر پختون خوا کے چند Security Officers کو شہید کر دیا گیا اور آج خیبر پختون خوا میں ان کی لاشیں جا رہی ہیں۔ اسی طرح بلوچستان میں آج سے چند دن پہلے کچھ کان کنوں کو اغوا کیا گیا اور آج ان کی لاشیں ملی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان میں مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان کے امیر کے بھائی کو بروز منگل صبح گیارہ بجے کوئٹہ ایئر پورٹ سے اغوا کیا گیا ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں عرصہ دراز سے لاشوں کا ڈھیر لگا یا گیا ہے۔ وہاں لاشوں کے علاوہ آپ کو کوئی بھی فیکٹری نہیں ملے گی۔ بلوچستان میں ایک فیکٹری promote ہو چکی ہے جس میں صرف اور

صرف آپ کو لاشیں مل رہی ہیں۔ آپ کو صرف وہاں خون ہی خون مل رہا ہے لہٰذا اس سلسلے میں جو ہمارے ساتھی نے بات کی، خیبر پختون خوا کے جن لوگوں کو پنجاب، لاہور میں شہید کیا گیا اور بلوچستان میں سات کانکنوں کو بے دردی سے مارا گیا تو یہ ملک کس طرف جا رہا ہے؟ ہماری پالیسیوں کی وجہ سے، ہمارے رویوں کی وجہ سے آج اس ملک میں، بلوچستان میں آزادی کے نعرے لگ رہے ہیں۔ چودہ اگست آ رہی ہے اور پھر آپ دیکھنا، آپ کی پارٹی بھی وہاں ہے، آپ کے کارکن بھی وہاں ہیں، آپ کے جیالے بھی وہاں ہیں۔ پورے بلوچستان میں آپ کو پاکستان کا جھنڈا نظر نہیں آئے گا۔ اگر پاکستان کا جھنڈا نظر آیا تو یا ایف سی کی گاڑی پر نظر آئے گا یا پولیس کی property پر یا ان کی گاڑی پر یا ان کی چیک پوسٹ پر۔ کسی پبلک گاڑی، کسی پبلک property پر آپ کو پاکستان کا جھنڈا نظر نہیں آئے گا۔ پورے بلوچستان پر کسی بھی سرکاری عمارت پر پاکستان کا جھنڈا نظر نہیں آئے گا۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب conclude کر لیں۔ بہت ساری اور requests بھی ہیں۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: اس بات پر ہم نے کبھی غور کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟ اس سلسلے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے جن ساتھیوں نے احتجاج کیا ہے۔ ہم ان کے ساتھ ہیں۔ اسلام آباد کا رویہ بلوچستان کے ساتھ، ان لوگوں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہے۔

Mr. Chairman: Thank you, Kamil Ali Agha *Sahib.*

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! انتہائی افسوس ناک واقعہ ہے۔ ممبران سینیٹ کے اس ہاؤس کے اندر جو جذبات ہیں، میں انہیں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ ایک گھناؤنی سازش ہے۔ بلوچستان میں پنجابیوں کو آئی ڈی کارڈ دیکھ دیکھ کر قتل کیا جائے، سندھ کے اندر بس سے نکال کر پنجابیوں کو قتل کیا جائے اور آج ایک افسوس ناک واقعہ ہوا ہے پنجاب وہ صوبہ ہے جس کا ہر شہری، ہر مکین پاکستان کے چپے چپے سے محبت رکھنے والا ہے۔ کوئی بلوچی ہو، کوئی سندھی ہو، کوئی پختون ہو کسی قوم سے کسی طرز کا انسان ہو، وہ اس سے محبت کرنے والے ہیں لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ انتہائی نااہلی ہے کہ آپ میڈیا پر دیکھیں، الیکٹرانک میڈیا نے وہ جگہ دکھائی جس جگہ پر وہ بچے رہائش پذیر تھے بغیر سکیورٹی کے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے حالات جو نظر آ رہے ہیں وہ لوڈشیڈنگ کے دور کے اندر اذیت میں بھی ہوں گے۔ کتنی نااہلی ہے اور کتنی غیر ذمہ داری ہے کہ پتا ہو کہ forces کے لوگ training لے رہے ہیں اور ان کو security مہیا نہ کی جائے۔ میں آئی جی پنجاب کو دیکھ رہا تھا کہ اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا، اسلم ترین کے پاس کوئی جواب نہیں

تھا۔ نااہل ترین لوگ، اتنا بڑا نقصان اور نقصان بھی یہ کہ ایک صوبے کے متعلق اور اس صوبے کے متعلق جس کے باسی محبت کرنے والے ہیں جو کبھی فرق محسوس نہیں کرتے کہ یہ سندھی ہمارے ساتھ رہ رہا ہے یا کوئی بلوچی رہ رہا ہے۔ وہ محبت والے لوگ ہیں اور محبت ہی محبت بانٹتے رہتے ہیں۔ آج ان کی نااہلی کی وجہ سے اس صوبے کے شہریوں کے متعلق نفرت پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کا کون ذمہ دار ہے؟ ہم واقعی اپنے بھائیوں کے ساتھ ہیں اور ہم بھی اس ہاؤس سے واک آؤٹ کریں گے۔ اس ہاؤس میں جناب محترم پرویز رشید صاحب، پنجاب حکومت کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ فی الفور ہمیں بتائیں، اس ہاؤس کو آگاہ کریں کہ یہ کیا ہوا، کیوں ہوا، کسی کی ذمہ داری تھی اور انہوں نے کیا action لیا؟ جناب! ہم احتجاجاً واک آؤٹ کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you, Col. Tahir Hussain Mashhadi *Sahib.*

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you, on behalf of Muttahida Qaumi Movemnet

میں اپنی آواز اپنے بھائیوں کے ساتھ، اپنے ساتھیوں کے ساتھ، اپنے پختون خوا کے ساتھیوں کے ساتھ، اپنے بلوچ بھائیوں کے ساتھ ملانا چاہتا ہوں۔ اس لیے کہ خون چاہے کسی کا بھی ہو اور کسی جگہ بھی کیا جائے وہ پاکستانیوں کا خون ہوتا ہے اور پاکستانیوں کا خون پورے پاکستان میں جو درندے بہا رہے ہیں، چاہے خیبر پختون خوا میں ہوں یا پنجاب میں کر رہے ہوں یا سندھ میں کر رہے ہوں یا بلوچستان میں کر رہے ہوں، ان درندوں کو، ان monsters کو، ان بے عقل لوگوں کو condemn کرنا چاہیے اور پورے پاکستان کو مل کے condemn کرنا چاہیے اور اس کے لیے ہمیں تیار رہنا چاہیے اور اپنی فوج کا پوری طرح ساتھ دینا چاہیے جو بہادری سے ان لوگوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر یہ جو تین incidents ہوئے ہیں جن میں ہمارے سات soldiers, سات ہمارے سپاہی جہلم میں سوتے ہوئے مارے گئے جو rest کر رہے تھے۔ وہ قتل کیے گئے، شہید کیے گئے۔ آج دس ہمارے پختون بھائی شہید ہوئے۔ جتنے پیارے وہ ہیں اتنے ہی پیارے ہمارے فوجی بھائی تھے، اتنے ہی پیارے ہمارے بلوچ بھائی تھے۔ ان کو جس بے دردی سے آج مارا گیا اور سات بے دردی سے قتل کئے گئے بلوچوں کی لاشیں ملی ہیں ان کے خاندانوں پر کیا گزرے گی اور کیا گزر رہی ہے۔ ان لوگوں پر کیا گزر رہی ہے۔ وہ تو وہی جانتا ہے جس نے یہ face کیا ہو، جس کے لوگوں کے ساتھ state terrorism کیا گیا ہو، جن لوگوں کے ساتھ اس قسم کی terrorist activities کی گئی ہو، judicial murders کیے گئے ہوں وہی جانتے ہیں۔

Mr. Chairman: Thank you.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: نہیں، میں ایک ضروری بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: کرنل صاحب گزارش یہ ہے کہ اسحاق ڈار صاحب اور پرویز رشید صاحب ہیں and they will respond to it.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب ایک منٹ، ضروری بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی۔

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: Sir, میں اس میں صرف ایک province کو blame نہیں کروں گا۔ میں blame game میں کبھی نہیں آتا اور نہ میں آؤں گا۔ یہ intelligence failure, ہے No.1. اور یہ Federal government کا intelligence failure ہے۔ یہ ہمارے Inter-Services Intelligence کا failure ہے۔ یہ ہمارے Intelligence Bureau کا failure ہے۔ اس قسم کی واردات کسی بھی ملک میں نہیں ہو سکتی کیونکہ وہاں کی intelligence agencies کڑی نظر رکھتی ہیں اور وہ پہلے ہی warn کر دیتی ہیں۔

جاری-----------

T10-12JUL2012 UR2 SAIFI TIME 0710

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: --------- جاری ہے ------ یہ ہماری Inter Services Intelligence کا failure ہے، یہ ہماری Intelligence Bureau کا failure ہے، یہ اس قسم کی واردات نہیں ہو سکتی۔ ہر ملک میں intelligence agencies کڑی نظر رکھتی ہیں پہلے warn کرتے ہیں اس کے بعد یہ laxity of the police ہے۔ یہ صوبے پر نہ جائے، کسی قوم پر نہ جائے، یہ پولیس کی نالائقی ہے، پولیس افسران کی نالائقی ہے .that they did not provide proper protection اگر ہم بلوچستان کا حل چاہتے ہیں تو ہمیں missing persons کے معاملے کو حل کرنا ہے۔ خاندانوں کے ساتھ جو گزرتی ہے وہ کسی کو نہیں پتا۔

ہم نے پورے پاکستان میں انصاف لانا ہے، ہر لاش کو پاکستانی سمجھ کر اس کے لیے آنسو بہائیں گے، اسی طرح اس کے لیے روئیں گے جس طرح ہمارا اپنا بچہ شہید کیا گیا یا مارا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں نہایت مختصر عرض کرنا چاہوں گا کہ سب سے پہلے تو جو واقعات ہوئے ہیں اور بالخصوص آج جو لاہور شہر میں واقع ہوا ہے اس کی سختی کے ساتھ مذمت کرتا ہوں، اس کے ساتھ ساتھ جو پوزیشن اے این پی، جے یو آئی دیگر دوستوں نے لی ہے ان کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہاں پر میں ایک بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا اور وہ یہ ہے کہ اگر ہم نے آپس میں ایک صوبہ، دوسرے صوبے کو، ایک لسان کے لوگ دوسرے لسان کے لوگوں کو اس کا موردالزام ٹھہرانا شروع کر دیا تو یقیناً ہم ان تمام فورسز کے ہاتھوں میں خود کھیل رہے ہیں جو یہ کام کرنا چاہ رہے ہیں۔ اس floor پر جب آپ بھی یہاں پر تھے یا اب آپ کرسی پر ہیں ہم نے کئی بار کہا کہ وفاق پر یہ ایک بڑا کڑا وقت ہے کیونکہ جو بین الاقوامی صورت حال ہے اور جو internal national security کی صورت حال ہے۔ اب بین الاقوامی قوتیں جو کھل کر اپنا role اور اپنی گیم اس خطے میں کرنا چاہ رہے ہیں ان کے عزائم کچھ اور ہیں۔ ان عزائم کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کی سرزمین کو استعمال کرنا چاہتے ہیں اور وہ پاکستان کے اندر پاکستانی قوم کو مختلف دھڑوں میں، چاہے وہ لسان کی بنیاد پر ہو، چاہے وہ ethnic کی بنیاد پر ہو، چاہے وہ sectarian basis پر ہو وہ وفاق کا شیرازہ بکھیرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اب وقت آیا ہے کہ پاکستان کی پارلیمان کو، پاکستان کی سیاسی لیڈرشپ کو اپنے تمام تر اختلافات کو ترک کرنا چاہیے اور اس وقت اتنا سنگین national security crisis ملک کے ہے جس کی وجہ سے یہ خطرہ بالکل لاحق ہے، یہ میں نے پہلے بھی اور میں ابھی بھی کہتا ہوں کہ یہ خطرہ بالکل لاحق ہے، کچھ بین الاقوامی forces موجود ہیں جو پاکستان کی جغرافیائی حدود کو تبدیل کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے شواہد آپ نے ماضی میں دیکھے ہیں کہ وہ کس طرح صوبہ بلوچستان میں اور دیگر جگہوں پر وہ اس بات کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں لہٰذا میں آخر میں ایک بار پھر پاکستان کی political leadership سے آپ کے توسط سے، سینیٹ کے floor کے توسط سے اور سینیٹ کیونکہ پاکستان کا ہاؤس ہے. this is the House of Federation لہٰذا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سب سے موزوں جگہ ہے۔ یہاں سے یہ اپیل جانی چاہیے، یہاں سے یہ استدعا جانی چاہیے کہ ہم اپنے تمام تر اختلافات کو بھول کر اس national security threat کا سامنا کریں گے۔

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: بہت شکریہ جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک ساتھی جو اس ہاؤس میں ہے بلکہ پورے پاکستان میں ہے اس کے احساسات وہی ہیں جو زاہد خان صاحب کے تھے، جو حاجی غلام علی کے تھے، ہم نے کبھی یہ فرق سمجھا ہی نہیں کہ خدانخواستہ کوئی دوسرا صوبہ، پنجاب، سندھ اور بلوچستان، آپ پچھلے نو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، میں پچھلے نو سال سے ہوں، پہلے نیشنل اسمبلی میں تھا، کیا میں نے کبھی آج تک یا ہماری پارٹی کے کسی رکن نے اٹھ کر کوئی ایسی بات کی ہو کہ سندھ میں پنجابی مارا گیا، مارے جاتے ہیں، آپ پتا ہے کہ ID کارڈ دیکھ دیکھ کر پھر ہر دوسرے دن half a dozen لاشیں کوئٹہ میں پنجابیوں کو چن کر مارا جاتا ہے۔ یہ ہمارا مقصد نہیں ہے، ہم دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔ میرے احساسات، میرے جذبات، میری ان کے ساتھ ہمدردی اسی طرح ہے جیسے پنجابی شہید ہوئے ہیں، اس کے لیے ہمیں بیٹھ کر اس کا حل نکالنا ہے۔ میں آپ کو assure کرواتا ہوں کہ یہ تو کبھی پنجاب نے سوچا نہیں، میں یہاں پر بہت لمبی لسٹ نہیں دینا چاہتا، آج اے این پی حکومت میں ہے، ہم تو ان کو وہی پرانا ally سمجھتے ہیں جب وہ ہمارے ساتھ تھے۔ میرے ان کی لیڈرشپ کے ساتھ بھائیوں کی طرح ذاتی تعلقات ہیں۔ معاملہ ہو چیف منسٹر کی bullet proof گاڑی کا اور پنجاب اس کو gift کرے، وہ ادھار مانگے، آج سینیٹ میں آنے سے پہلے میں تقریباً ساڑھے تین گھنٹے سوات میں Kidney Hospital بنا کر ان کو gift کرنا چاہتا ہے میں اس پر کام کر رہا تھا۔ You can imagine the sentiments of the Punjab towards KPK. میرے لیے KPK ہو، سندھ ہو، بلوچستان ہو یا پنجاب ہو میرے لیے اتنا ہی ایک ایک انسان وہ کسی بھی جگہ ہو وہ پاکستانی ہے۔ جب تک ہم ایک ہو کر نہیں سوچیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بڑا تکلیف دہ واقعہ ہے لیکن یہ واقعات وہ کر رہے ہیں it is basically an intelligence failure. میں سمجھتا ہوں کہ law enforcement agencies کا بھی اس میں قصور ہے۔ ابھی پرویز رشید صاحب نے پتا کیا ہے وہ claim کرتے ہیں the police may be wrong کہ جی انہوں نے جو private residence arrange کی تھی اس کا نہیں پتا تھا مگر ان کو پتا ہونا چاہیے۔ جب آپ training کے لیے جاتے ہیں اور آپ کو پتا ہے ملک کے حالات کیا ہیں تو آپ کو رہائش کا پتا ہونا چاہیے تھا۔ میں اپنے بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ جس کی بھی اس میں ذمہ داری ہو گی no matter کہ وہ کس position میں ہے۔ نمبر ۱ پنجاب کی حکومت اس پر action لے گی یہ میری اس ہاؤس میں commitment ہے۔ یہ تو ہمارے دشمن کا objective پورا ہو گیا، کبھی سندھ میں پنجابیوں کی لاشیں گرواتا ہے، کبھی کوئٹہ میں پنجابیوں کی لاشیں گرواتا ہے اور پنجاب react نہیں کر رہا۔ مجھے کئی مرتبہ اس ہاؤس میں بلوچستان میں جو پنجابی settled ہے، میں نام نہیں لوں انہوں نے مجھے کہا کہ آپ اس issue کو

raise کریں۔ میں نے کہا کہ میں یہ issue raise نہیں کروں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ دشمن کا تو objective ہی یہ ہے کہ پنجابیوں کی لاشیں آپ سندھ اور بلوچستان میں گرائیں، آپ پختونوں کی لاشیں لاہور میں گرائیں، آپ کہیں اور سندھیوں کی لاشیں گرائیں اور اس ملک کا اسی طرح ہو جس طرح مشرقی پاکستان ہم سے گیا تھا۔

جناب والا! یہ فیڈریشن کا وہ ادارہ ہے جس میں ہمیں ان معاملات پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنا چاہیے ہاں ہمارے ساتھ بیٹھیں let us analyze کہ کہاں lapse ہوا، joint team بنا دیتے ہیں۔ پنجاب اور KPK کے سیکورٹی افسران کی joint team بنا دیتے ہیں۔ میں ان کو offer کرتا ہوں، میری گزارش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو پرایا نہ سمجھیں۔ ہم ایک ہیں، we are Pakistani first and then یہ تو ہماری sub region and distribution within the country ہے اگر اس کو ہم نے base بنا لیا تو اس کا کوئی end نہیں ہوگا جیسے رضا ربانی صاحب نے فرمایا کہ یہ wish list جو West نے تیار کی ہے وہ تو 2015 میں present نقشے کے طور پر دیکھنا ہی نہیں چاہتی and they are only three years away. ہمیں بڑے غور کے ساتھ بڑے ٹھنڈے دل کے ساتھ، سوچ سمجھ کر آگے چلنا ہے۔ جیسے میں نے عرض کیا کہ مجھے اتنی ہی تکلیف ہے کہ خدانخواستہ جب پنجابی کی مجھے خبر ملتی ہے، مجھے اتنی ہی تکلیف ہے جتنی KPK کی خبر ملی ہے۔ یہ وقت score settling والا نہیں ہے۔ میں ان کے جذبات، ان کے احساسات میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہوں، نہ صرف میں بالکل ہماری پوری پارٹی ان کے غم میں شریک ہے۔ میری KPK کے ساتھیوں سے گزارش ہے کہ ہمارے ساتھ بیٹھیں۔ ہم اس کو ٹھنڈے دل کے ساتھ investigate کریں کہ یہ کیا ہوا۔ جناب والا! جیسے کرنل مشہدی صاحب نے کہا it is a major failure on the part of both federal and the provincial agencies. بجائے ہم ان culprits کو پکڑیں اور شاید کوئی پیچھے کوئی hidden hands ہوں جنہوں نے یہ واقعہ کروایا ہے، آج وہ خوش ہو رہے ہوں گے کہ ابھی proceeding میں ہم وہی کر رہے ہیں جو وہ کرنا چاہتے تھے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ restrain کیا ہے، میں نے اپنے ساتھی جو بلوچستان میں settlers ہیں میں نے ان کے کہنے پر بھی کبھی کھڑے ہو کر، نو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں میں نے ان کے کہنے پر بھی کبھی کھڑے ہو کر، نو سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں I have never raised single incident میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا دشمن ہے جو پنجابیوں کی لاشیں دوسرے صوبوں میں گرا رہا ہے اور آج اس نے یہ حرکت پنجاب میں کی ہے۔ میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ اس کے پیچھے جو بھی ہاتھ ہوں میں ان پر لعنت بھیجتا ہوں۔ میں اپنے KPK کے بھائی اور بہنوں کو یہ assure کرواتا ہوں کہ what sort of

action they would require to investigate, a thorough and fair investigation, we will jointly گروہ چاہیں یا ہم پنجاب سے جو بھی ہو گا investigate کروائیں گے اور ہم ان کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہیں۔

جناب چیئرمین: جی پرویز رشید صاحب ---- جاری ہے ---

T11-12JUN2012 UR2 SAIFI TIME 0720

جناب چیئرمین: شکریہ، جی پرویز رشید صاحب۔

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ جناب چیئرمین! جناب Leader of the Opposition نے تفصیل کے ساتھ میری جماعت کا موقف پیش کیا ہے۔ آج کا جو المناک حادثہ ہوا ہے یقیناً اس پر ہم سب کے دل اسی طرح افسردہ ہیں جس طرح کسی بھی انسان کی زندگی ختم ہونے پر کسی دوسرے انسان کے ہو سکتے ہیں۔ جناب والا! جب کسی انسان کا قتل کیا جاتا ہے تو دکھ کی کوئی زبان نہیں ہوتی۔ خون کا ایک ہی رنگ ہے، اس کا کوئی علاقہ نہیں ہے۔ زندگی کی متاع جس کی چھن جاتی ہے وہ ان تمام تعصبات سے آزاد ہوتا ہے جو سیاست میں، سیاسی مفادات کو حاصل کرنے کے لیے ہم استعمال کرتے ہیں۔ جناب والا! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ قاتلوں کی مذمت کی جاتی، قاتلوں کو برا بھلا کہا جاتا اور ان کے اس ایکٹ کو جو کہ پاکستان میں ہمارا روزمرہ کا معمول بن چکا ہے، وہ ایکٹ جو ہم خیبر پختونخوا میں روز دیکھتے ہیں، وہی عمل جو ہم صوبہ سندھ میں دیکھتے ہیں، وہی عمل جو بلوچستان میں روز رونما ہوتا ہے، وہی عمل جو آج پنجاب میں ہوا ہے اس کے ذمہ داروں کی مذمت کی جاتی۔ اس کے ذمہ داروں کو تلاش کرنے کے لیے ہم سب ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر کوشش کرتے۔ اس کے ذمہ داروں کے لیے یہ پارلیمنٹ اجتماعی طور پر کوئی قرارداد پاس کرتی، کوئی لائحہ عمل تیار کرتی لیکن ایک لفظ بھی قاتلوں کے بارے میں نہیں کہا گیا۔ قاتلوں کی مذمت نہیں کی گئی۔ قاتلوں کو برا بھلا بھی نہیں کہا گیا۔ برا بھلا کسے کہا گیا؟ جناب والا! جہاں پر یہ المناک واقعہ ہوا ہے اس علاقے میں رہنے والے تمام لوگ، جن کو برا بھلا کہا گیا، جن کی زبان کو برا بھلا کہا گیا، جن کے شہر کو برا بھلا کہا گیا، جن کے علاقے کو برا بھلا کہا گیا، وہ اس غم میں اسی طرح شامل تھے، اسی طرح رو رہے تھے، ٹیلی ویژن پر یہ منظر سب نے دیکھا کہ وہاں پر محلے کے لوگوں نے، یہ نہیں کہا کہ یہ خیبر پختونخوا کے لوگ قتل ہوگئے ہیں، ہمیں اس کا دکھ نہیں ہے، وہ اس دکھ میں اسی طریقے سے شریک تھے۔ جناب والا! میں مناسب نہیں سمجھتا کہ میں ذکر کروں کہ جو گولیاں چلا رہے تھے وہ کون سی زبان بول رہے تھے۔ کیا ہم پر تنقید کرنے والے، قاتلوں کو معاف کر دینے والے، ہمیں مجرم گرداننے والے اس سوال کا جواب دیں گے کہ جو گولیاں چلا رہے تھے وہ کون سی زبان بول رہے تھے؟ کس

زبان میں نعرے لگا رہے تھے؟ کس زبان میں آپس میں گفتگو کر رہے تھے؟ نہیں جناب والا! میں یہ نہیں کروں گا، میری جماعت بھی یہ نہیں کرتی، ہم ایسا کرتے نہیں۔ جیسا Leader of the Opposition نے کہا کہ ہمیں تو بہت دفعہ اسی ہاؤس کے اراکین کی طرف جو walk out کر کے چلے گئے ہیں وہ باقاعدہ آکر کہتے تھے کہ آج کوئٹہ میں یہ واقعہ ہوا ہے، ایک خاص زبان بولنے والوں کے خلاف، آپ اس پر احتجاج کریں، ہم کہتے تھے کہ نہیں یہ پاکستانیوں کا قتل ہے، کسی زبان کا قتل نہیں ہے۔ میری گزارش ہے، میں درخواست کروں گا کہ ہمیں اسے صوبائی تعصب کا شکار نہیں بنانا چاہیے۔ لاشوں پر سیاست نہیں کرنی چاہیے، ان کے خاندانوں کے ساتھ ہمدردی کرنی چاہیے۔ اس ہاؤس سے میں درخواست کروں گا کہ ہم سب ان کی دعائے مغفرت کریں، ان کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کریں اور مل کر یہ کوشش کریں، پورا پاکستان مل کر یہ کوشش کرے کہ ان لوگوں کی مذمت کرنے کی ہمیں توفیق ملے، ان لوگوں کی مذمت کرنے کی ہمیں ہمت ملے، ان لوگوں کی مذمت کرنے کی ہمیں جرات ملے جن کی مذمت ہم نہیں کر پا رہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: شکریہ جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (عربی) ایمان والو! اللہ کا خوف کرو، صحیح اور کھری بات کرو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہاں پر جتنی بھی لاشیں گرتی ہیں، یہ تنازعہ زبانوں کا نہیں ہے، یہ قوموں کا نہیں ہے، یہ علاقے کا نہیں ہے، یہ فقہوں کا نہیں ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ کیا کوئی ایسی عدالت، یا کوئی بھی ایسی حکومت ہے کہ وہ پوچھے کہ ہم سب جنگ میں کیوں داخل ہوئے ہیں۔ اس کا پوچھنے والا کوئی ہے؟ جن قوتوں نے ہمیں سرد جنگ میں دھکیل دیا تھا کیا اسے حکومت پوچھ سکتی ہے؟ کیا اسے عدالت پوچھ سکتی ہے؟ آپ کو معلوم ہے کہ نیٹو کا جو اتحاد ہے وہ 1949 میں بنا تھا، اس کا اصل حدف سوویت یونین اور مارکسزم کو حدود میں رکھنا تھا۔ 1991 میں روس کے ٹوٹنے کے بعد اور مارکسزم کی ناکامی کے بعد اس کو دوام اور اس کو جاری رکھنے کا جواز کیا ہے؟ آخر یہ جواز مسلمانوں کے خون بہا کے اور انسانوں کو ذبح کر کے، ان کی وڈیو کیسٹ بنا کر یورپ میں دکھانے کا ماحول کس نے بنایا؟ کیا کوئی مرکزی حکومت ہے، کوئی عدالت ایسی ہے کہ وہ پوچھے کہ یہ ماحول کیوں بنا تھا؟

(اس مرحلے پر ایوان میں اذان مغرب سنائی دی)

-----جاری ہے-------

T12-12July2012 Rauf/Sial/Rauf-Ed. Ed/ 7-30/UR10

جناب چیئرمین: مولانا صاحب کتنا وقت لیں گے۔ میری گزارش ہے کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن بیٹھے ہیں

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: میں کچھ گزارشات کروں گا۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب گزارش یہ ہے کہ یا تو باضابطہ کوئی adjournment motion ہوتا۔45 منٹ ہو گئے ہیں اور ہم اس issue کو discuss کر رہے ہیں Zero hour کے حوالے سے بھی، ابھی اور بھی requests ہیں تو مہربانی کرکے آپ conclude کر لیں تو میں کسی اور کو بھی موقع دے سکوں۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کروں گا کہ ایک حساس ادارے کا ذمہ دار شخص جو افغانستان میں اپنے فرائض انجام دے رہا تھا اس کے interviews آج بھی موجود ہیں کہ ہم نے مدرسوں سے طالبان کو بھرتی کرنا شروع کیا۔ کس خوشی میں، کیوں کیا، کوئی ہے ان سے پوچھنے والا، ان سے پوچھے کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ آج ہمیں اس کا coalition support fund ملتا ہے اور ہم جو operations کرتے ہیں تو اس کے bills وصول کرتے ہیں یہ کون کرتا ہے۔ کوئی ہے اس کا پوچھنے والا، آپ کے کیری لوگر بل میں آج بھی fund موجود ہے کہ پاکستان میں خانہ جنگی پیدا کی جائے۔ تو اس خانہ جنگی کی اجرت کون وصول کرتا ہے میرے خیال میں یہ نہ کوئی ایسی زبان کی جنگ ہے، نہ علاقے اور قوم کی جنگ ہے، نہ فرقے اور مذہب کی جنگ ہے۔ جنگ کرایے کی ہے آپ ذرا مہربانی فرمائیں کہ کوئی ہے یہ پوچھے، کہ ہم کرایہ کیوں لیتے ہیں۔ انسانوں کے خون بہانے پر کرایہ، آبادیاں اجاڑنے پر کرایہ، اور لوگوں کو ہم بے گھر کرکے پھر IDPS کے لیے ہم کیمپس لگاتے ہیں تاکہ اس پر ہمیں پیسے ملیں اگر یہی کارخانہ چلانا ہے تو پھر یہی حالت ہو گی۔ میرے خیال میں کوئی مسلمان، کوئی ذمہ دار شخص اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ (عربی)

تم میں سے ہر ایک کی کچھ نہ کچھ ذمہ داریاں ہیں اور تم میں ہر ایک سے اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ مرکزی حکومت ہے، عدالت ہے، Key posts پر ہمارے جرنیل حضرات بیٹھے ہوئے ہیں، بہت سارے لوگ ہیں۔ کیا ان کو خدا کا خوف نہیں ہے، کیا ان کو وہ دن بھول گئے ہیں کہ میں نے ایک دن مرنا ہے اور میں نے اللہ کی عدالت میں حاضری دینی ہے۔ شہادت باہر سے نہیں ہو گی میرے اپنے اعضاء مجھ پر شہادت ادا کریں گے۔ کیا وہ یہ بھول گئے ہیں۔ لہذا میں اس افسوس ناک حالات اور واقعات کے تناظر میں دوسرے ساتھیوں کے ساتھ اس ہاؤس سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلے پر وہ ہاؤس سے واک آؤٹ کر گئے۔)

جناب چیئرمین: شکریہ، سید ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین! پچھلے 12 سال کے عرصے کے اس تسلسل میں آج پھر ایک terrorism ہوا ہے اور اس terrorism کی جتنی بھی مذمت کی جائے، جتنی بھی لعنتیں اس پر بھیجی جائیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ کم ہیں۔ سب سے پہلے تو اس سوچ سمجھے terrorism کے پیچھے میں سمجھتا ہوں جس طرح رضا ربانی صاحب نے فرمایا ہے اور جس طرح آپ کی حکومت کے وزراء دونوں houses میں یہ بتا چکے ہیں کہ کراچی، بلوچستان اور پاکستان کی اندرونی حدود میں بیرونی ہاتھ کام کر رہے ہیں۔اب بیرونی ہاتھ کراچی اور سندھ میں بھی کرتے ہیں، بلوچستان میں بھی کرتے ہیں، KP صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی کرتے ہیں تو پنجاب کی دیواریں لوہے کی تو نہیں بنی ہوئیں۔وہ بیرونی ہاتھ پنجاب کی دیواروں کو بھی پھلانگ سکتا ہے اور اندر آسکتا ہے اور آیا ہے۔

جناب چیئرمین! آج ایک مذمت اس واقعے کی اور پھر لواحقین کو اللہ تعالیٰ صبر و جمیل عطا فرمائے اور جو شہید ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ مرنا تو ہر کسی نے ہے لیکن یہ ایسی خوف ناک موت جو پورے پاکستان کے ماحول پر اثرات چھوڑ جائے۔اس لیے ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کے بعد، میں جو بات آپ کی وساطت سے کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے۔ اس ایوان بالا میں معذرت سے، زاہد خان صاحب سے معافی چاہتے ہوئے کہ اس قسم کی زہر آلود صوبائی تعصب کی آگ کو نکالنے والی تقریر کسی اور جگہ صوبائی اسمبلی میں ہوتی، حتیٰ کہ نیشنل اسمبلی میں ہوتی تو مجھے حیرانی نہ ہوتی لیکن یہ ایسی جگہ پر جو کہ ایک فیڈریشن کا symbol ہے۔ یہاں پر اس طرح بات کی کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ چار پانچ صوبے یہاں پر بیٹھتے ہیں تو یہ فیڈریشن کا ایک symbol ہے اور وفاق کی علامت ہے اور وفاق کی علامت کو برقرار رکھنا یہ پوری قوم کی ذمہ داری ہے، یہ پوری پارلیمنٹ کی ذمہ داری ہے لیکن سب سے زیادہ important ذمہ داری جو ہے وہ اس ایوان کی ہے۔

جناب چیئرمین! آج انہوں نے جو تقاریر کی ہیں اور بار بار صوبے کا نام لیا ہے جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے فرمایا کہ اس سے پہلے کیا بلوچستان میں بسوں سے اتار کر مختلف صوبوں کے لوگوں کو مار دیا جاتا ہے۔ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ وہی بات ہو گی اگر میں بھی وہی بات کروں گا تو پھر میں کیسے نشاندہی کروں گا کہ وہ کیا کہہ کر گئے ہیں۔ اس لیے صوبوں کا نام لے کر اس قسم کا زہر پھیلانا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے اور اب میں ان کو اصل بات یاد کرانا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب میرا خیال ہے کہ یاد نہ کرائیں۔۔۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: نہیں ، نہیں ، یہ بہت ضروری ہے بلکہ میں توآپ سے مراد ،آپ کی حکومت کو بھی یاد دلانا چاہتا ہوں - اس لیے کہ زاہد خان صاحب پیروکار ہیں اس شخصیت کے جن کا نام خان عبدالولی خان صاحب تھا - کاش آج خان عبدالولی خان صاحب ہوتے -

جناب چیئرمین! کل کی بات ہے اور آپ کے اور میرے ضلع کی بات ہے کہ یہاں پر combined حزب اختلاف کا جلسہ لیاقت باغ میں ہو رہا تھا - جہاں پر پنجاب کے علاقے سے بھی لوگ آئے ہوئے تھے اور کافی تعداد میں صوبہ پختونخوا سے --

Mr. Chairman: Shah sahih, lets confine to the issue.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب، میں confine کر رہا ہوں - یہ بالکل ایسے بات نہیں ہے ----
جناب چیئرمین: شاہ صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن نے ---

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: یہ بڑا تعلق ہے - جناب چیئرمین! میری بات کو مکمل ہونے دیں گے ایسے بات نہیں بنے گی --

جناب چیئرمین: شاہ صاحب ہم نے مغرب کی نماز کا وقفہ بھی نہیں کیا ہے اسی issue پر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو --

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں مغرب کے بعد آ کر بولوں گا لیکن اس تاریخی بات کو آپ نہ بھلا سکتے ہیں نہ جھٹلا سکتے ہیں ، نہ مٹا سکتے ہیں یہ کیا بات ہے - جناب چیئرمین! اس وقت خوش قسمتی یا بد قسمتی سے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی -35 بسوں کو جلادیا گیا تھا میں اس بات کا witness ہوں - بیشمار لوگ قتل کر دیئے گئے تھے - بیشمار لوگ زخمی ہو گئے تھے لیکن آفرین ہے خان عبدالولی خان صاحب کو، آج جس کے پیروکار صوبوں کی باتیں کر رہے ہیں - میں اس بات کا بھی witness ہوں کہ خان عبدالولی خان صاحب نے تقریر کرنی تھی فوراً فی الفور اپنے سامنے دیکھتے ہوئے 35 بسوں کو اور بیشمار لاشوں کو دیکھتے ہوئے He rush to his province اور یہ تاریخ کے record کی بات تھی انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے صوبے کو روکا ، کوئی reaction نہیں ہوا اور آج اتنی بڑی جماعت اور اتنے بڑے لیڈر کا follower یہاں پر یہ کہے کہ پنجاب میں اپنے لوگوں کے خلاف یہ کہیں گے کہ وہاں سے ان کو بلالیں گے - مجھے افسوس ہے کہ خان عبدالولی خان کا پیروکار جو ہے وہ یہ بات کہے -

جناب چیئرمین! یہ اندھی جنگ ، یہ اندھی war ہے جس طرح مولانا شیرانی صاحب فرما رہے تھے - کیا یہ ہماری وجہ سے ہوئی ہے ، یہ پنجاب کی وجہ سے ہوئی ہے یہ ان حضرات ، ان حکومت کی اور اس آمر کی مہربانی ہے جو یہاں پر آپ کو حکومت بھی دے گئے اور

یہاں پر ایک terrorism کا تحفہ بھی ہمیں دے کر گئے۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کی ذمہ داری ہے۔ جناب کی ذمہ داری ہے کہ ہم وفاق میں دراڑیں نہ آنے دیں یہ بہت بڑا قومی گناہ ہوگا، یہ بہت بڑا قومی اور سیاسی گناہ ہوگا۔ باقی چھوٹے موٹے معاملات ہوتے رہتے ہیں ہمارا نام لے کر ہمیں بے شک گالی دیں لیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ شاہ صاحب۔

The House is adjourned to meet again on Friday, the 13th July, 2012 at 10.00 am.

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 13th July, 2012 at 10.00 am.]